گوشہ اطفال
گوشہ خواتین
علمی فنی تحقیقی تجدیدی و تخلیقی اور اصلاحی جریدہ داعی و ترجمان حقانیتِ طبِ قدیم و قانون مفرد اعضاء (فطری قانونِ صحت)
بیاد : حکیم انقلاب المعالج دوست محمد صابر ملتانیؒ . حکیم انقلاب المعالج ثانی محمد صدیق شاہینؒ
ماہنامہ
چیف ایڈیٹر: حکیم رانا محمد احمد
شِفاءُ الدّھر
لاہور
عالم انسانیت کے لئے پیغام شِفاء
جلد 1 | شمارہ 2 | فروری 2016 | ربیع الثانی ۱۴۳۷ | پھاگن 2072 ب | قیمت 50 روپے
سرطان (کینسر) کا یقینی علاج
فطری طرزِ زندگی اپنائیں اور بیماریاں بھگائیں
ڈبہ پیک دودھ کینسر کا سبب بن سکتا ہے
حرام غذا
خلطِ بلغم، علامات، اصولِ علاج
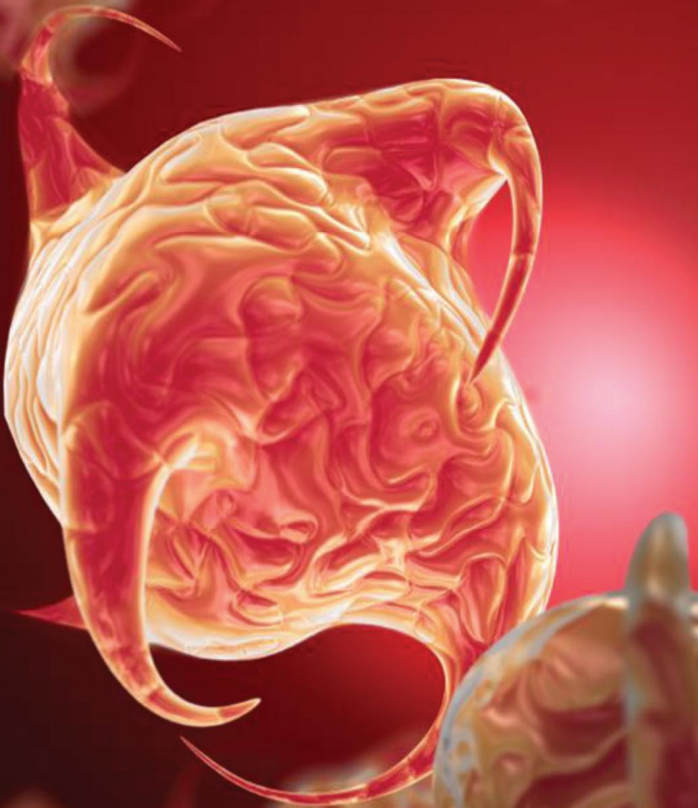
علمی فنی تحقیقی تجدیدی وتخلیقی اور اصلاحی جریدہ
داعی وترجمان حقانیتِ طب قدیم وقانون مفرد اعضاء (فطری قانون شفاء)

ماہنامہ

شفاءُ الدّہر لاہور

عالم انسانیت کے لئے پیغام شفاء

ربیع الآخر ۱۴۳۷ | پھاگن 2072 | 2016ء فروری جلد 1 شمارہ 2 | زیرنگرانی: حکیم محمد رفیق شاہین

رجسٹرڈ PCPB 462-S

صحت مند زندگی کیلئے
''بھوک پیاس کے مطابق کھاؤ پیو لیکن بسیار خوری نہ کرو۔''

Sabirahaheenfoundation@yahoo.com
www.facebook.com/Sabirshaheenfoundation
042-37580888 0301-4316510

فہرست مضامین

ذیلی آفس
خط وکتابت وترسیل زر
مدنی بیت الحکمت علاج بالغذا علاج بالدوا
چوک یتیم خانہ لاہور پاکستان

قیمت 50 روپے

اندرون ملک
زر سالانہ 600 روپے

کمپوزنگ، ڈیزائننگ، ترتیب، ٹائٹل
حکیم میاں محمد عرفان شہزاد
0321-4287898

ناشر حکیم رانا محمد احمد نے آئی لینڈ سائٹ پرنٹرز لاہور سے چھپوا کر صابر شاہین فاؤنڈیشن® لاہور کے دفتر بمقام مدنی بیت الحکمت چوک یتیم خانہ لاہور سے شائع کیا

اطباء کیلئے خاص ہدایات

۱۔اپنے دین (اسلام یا دیگر) کے مطابق شرع پر عمل کریں، اور جہاں تک ممکن ہو تقویٰ اپنے اوپر لازم رکھیں۔

۲۔اس نیت سے حکمت کی جائے کہ مخلوق خدا کی خدمت ہو، انسانیت کی صحت و تربیت ہو تا کہ یہ فن عبادت بن جائے۔

۳۔شِفاء ہمیشہ منجانب اللہ سمجھنی چاہیے۔اپنے علم اور لیاقت پر تکبر یا گھمنڈ نہ کریں۔

۴۔سب سے پہلے مرض کو سمجھنے کی کوشش کی جائے۔اگر سمجھ نہ آئے تو ہاتھ نہ ڈالا جائے۔بعد سمجھنے کے علاج حسب حیثیت کیا جائے اگر اپنی سمجھ میں یہ بات آئے کہ مریض فوت ہو جائے گا تو اس سے کچھ نہ لیا جائے اس امر کی کوشش کی جائے کہ کسی کو تنگ کر کے نہ لیا جائے۔

۵۔درج ذیل اشخاص کے ساتھ حتیٰ الوسع رعائیت کی جائے: مسکین و غریب خواہ کسی مذہب کا ہو، اہل قرابت، ہمسایہ بلالحاظ مذہب ومسلک، محسن (جس نے آپ پر کوئی احسان کیا ہو)، ہم مجلس۔

۶۔علاج میں تعصب کو ذرا بھی دخل نہ دیا جائے۔

۷۔مطالعہ روزانہ کیا جائے خواہ کم سے کم ہو خاص کر رات کو اپنے فن کے متعلق اور صبح قرآن بمعہ ترجمہ خواہ دو آیات ہی ہوں۔

۸۔مریض کی صحت کیلئے در پردہ اللہ تعالیٰ سے دعا کی جائے۔

۹۔اہل فن اگر غریب ہو اور علمی امداد چاہیے تو کبھی دریغ نہ کیا جائے۔

۱۰۔زہریلی ادویہ پر خاص نشان رکھا جائے۔

القرآن

حلال کھانے کی برکات اور حرام کی نحوست

قرآن پاک میں باری تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں:

يَا أَيُّهَا النَّاسُ كُلُوا مِمَّا فِي الْأَرْضِ حَلَالًا طَيِّبًا وَلَا تَتَّبِعُوا خُطُوَاتِ الشَّيْطَانِ ۚ إِنَّهُ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِينٌ

﴿168، البقرہ﴾

"اے لوگو! زمین میں جو حلال پاکیزہ چیزیں ہیں وہ کھاؤ اور شیطان کے نقش قدم پر نہ چلو، یقیناوہ تمہارا کھلا دشمن ہے۔"

آج کی ترقی یافتہ دنیا میں کھانے اور استعمال کی چیزوں میں صفائی کا اہتمام کیا جانے لگا ہے لیکن حلال وحرام کی تمیز اب بھی نہیں۔ اسلام نے اپنے ماننے والوں کو دونوں باتوں کے اہتمام کا حکم دیا۔ یعنی ظاہری طور پر بھی غلیظ اور گندی نہ ہوں تاکہ جسمانی صحت پر برا اثر نہ پڑے اور باطنی طور پر بھی نجس اور پلید نہ ہوں تاکہ ضمیر انسانی دم نہ توڑ دے۔ ظاہری صفائی کو قرآن نے طیب کے لفظ سے اور حقیقی پاکیزگی کو حلال کے لفظ سے تعبیر فرمایا ہے۔ اور حلال اس چیز کو کہتے ہیں کہ نہ تو ذاتی طور پر حرام ہو جیسے حرام جانور، مردار، شراب وغیرہ اور نہ ایسے طریقوں سے حاصل کی گئی ہو جن کو شریعت نے حرام قرار دیا ہے مثلاً چوری، جوا خواہ وہ کلبوں میں ہو۔ رشوت، سود وغیرہ وغیرہ اسلامی نظام معاشیات کا یہ ایک بنیادی اصول ہے۔

کسب معاش کے لئے کھلی چھٹی نہیں بلکہ تمام وہ راستے بند کر دیئے ہیں جن میں کسی کی کمزوری، مجبوری اور ناداری سے ناجائز فائدہ اٹھایا جاتا ہو۔ جب سود، جوا، رشوت اور بلیک مارکیٹنگ وغیرہ کے چور دروازے بند ہو جائیں تو دولت سکڑ کر صرف چند افراد کے ہاتھ میں جمع نہیں ہو گی، دولت کی ناجائز تقسیم بلکہ لوٹ کھسوٹ جن معاشی، اخلاقی اور سیاسی خرابیوں کو جنم دیتی ہے وہ اہل علم سے پوشیدہ نہیں۔

کاش ہم اس الٰہی نظام کو خود سمجھتے۔ سنجیدگی سے اس پر عمل کر کے دکھاتے تاکہ دوسری قوموں کو سمجھا سکتے۔

الحدیث

حلال چیزیں استعمال کرنے کے خوشگوار اثرات

عن أبي رزين العقيلي قال: قال رسول الله - صلى الله عليه وسلم - مثل المؤمن مثل النحلة لا تأكل إلا طيبا ولا تضع إلا طيبًا. (السنن الكبرى للإمام النسائي :2/ 76)

ترجمہ: حضرت ابی رزین رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: " مومن کی مثال شہد کی مکھی کی سی ہے جو صرف طیب چیزیں ہی کھاتی ہے اور طیب چیز ہی دیتی ہے۔"

تشریح: زیر نظر حدیث شریف میں ایک سچے مومن کی حالت سمجھانے کے لیے اس کو شہد کی مکھی سے تشبیہ دی گئی ہے یعنی جس طرح شہد کی مکھی صرف پاک، حلال اور صاف ستھری چیزوں جیسے پھولوں وغیرہ کا رس چوستی ہے

اور اسی وجہ سے اس سے جو شہد حاصل ہوتا ہے وہ بھی پاک، حلال، صاف شفاف اور بیماریوں سے شفاء کا حامل ہوتا ہے اسی طرح اللہ تعالی کے احکام پر سچے دل سے عمل کرنے والا مومن بھی صرف حلال و پاک چیزیں ہی استعمال کرتا ہے۔

اور حرام و ناپاک چیزوں سے بچتا ہے ۔اس کے نتیجے میں اس کے اقوال و اعمال اللہ تعالی کے احکام کے مطابق ڈھل جاتے ہیں اور دوسروں کے لیے خیر و برکت، نفع، فلاح اور ہدایت کا ذریعہ بنتے ہیں۔

اس سے معلوم ہوا کہ جو شخص حرام یا ناپاک اشیاء استعمال کرنا شروع کردے اسے نیک اعمال کی توفیق نہیں ملتی اور دوسرے لوگوں کو اس سے فائدہ بھی نہیں پہنچتا۔ اور سب سے بڑھ کر یہ کہ انسان غموں، پریشانیوں، مہلک اور پیچیدہ بیماریوں (کینسر، ایڈز، ہیپاٹائٹس، وغیرہ) میں مبتلا ہوجاتا ہے

اس حدیث شریف سے ایک سبق یہ بھی مل رہا ہے کہ غذا کا انسان کے جسم کے ساتھ ساتھ اس کے اعمال وافعال اور اخلاق و کردار پر بھی اثر پڑتا ہے، لہذا جو شخص سراپا خیر بن کر دوسروں کے کام آنا چاہے۔

اسے چاہیے کہ حلال و پاک چیزوں کا اہتمام کرے اور حرام اور مشکوک چیزوں سے مکمل طور پر اجتناب کرے کیونکہ یہی سچے مومن کی شان ہے۔ حرام خوری کا سب سے پہلا اور بڑا اثر انسان کے دل پر ہوتا ہے۔

فطری طرزِ زندگی اپنائیں، بیماریاں بھگائیں

انسان جیسے جیسے آرام پسند ہوتا جارہا ہے ویسے ویسے جسمانی وروحانی اورذھنی مشکلات میں پھنستا جارہا ہے۔فطری زندگی سے دوری، مصنوعی اور من مرضی کی زندگی انسان کو ہلاکت کی طرف لے کے جارہی ہے۔یہی وجہ ہے کہ آج معاشرے میں کوئی بھی شخص مکمل طورپر صحت مند نظر نہیں آتا،ہر شخص کسی نہ کسی چھوٹی موٹی بیماری کا اظہارضرور کرتا ہے۔کیا بڑے تو کیا چھوٹے سب کلینکوں اور مطبوں پر بیٹھے نظر آتے ہیں۔

عصرحاضرمیں انسان اپنے رویے اور طرزِ زندگی کو تعیشانہ بناتا جارہا ہے۔موسم گرما میں ایئرکنڈیشن،روم کولر، ریفریجریٹر، فریج اور موسم سرما میں ہیٹر، گیزر، ایئر ٹائٹ کمرے وغیرہ یہ بتاتے ہیں کہ انسان آرام پسندی اور لذت اور سہل پرستی کا شکار ہوچکا ہے۔ پیدل چلنے میں دقت محسوس کرتا ہے، یہی وجہ ہے کہ گاڑیوں، رکشوں اور موٹر سائیکلوں کی تعداد میں اورٹریفک رش میں بھی بے پناہ اضافہ ہوچکا ہے۔گھرکھانا پکانا بھی دشوار ہوتاجارہا ہے یہی وجہ ہے کہ ہوٹلوں کی تعداد میں روزبروز اضافہ ہورہا ہے۔بیکری اور ہوٹلز سے ہمہ وقت پکے پکائے پکوان مل جاتے ہیں۔ ہوم ڈلیوری کی سہولیات بھی آچکی ہیں۔

انسان کے طرز زندگی کی تبدیلی سے بہت سے عوارضات تیزی سے پھیل رہے ہیں جن میں شوگر، بلڈپریشر، ہیپاٹائٹس، امراض قلب وسینہ، امراض معدہ اور جوڑوں کے امراض شامل ہیں۔یہ عوارضات فطری زندگی سے دوری کا نتیجہ ہیں انسان جب فطرت کے قوانین کی خلاف ورزی کرتا ہے تو فطرت اس کو بیماریوں کی شکل میں سزا دیتی ہے اور اسے متنبہ کرتی ہے کہ وہ فطری زندگی اختیار کرے ورنہ سزا اور بھی بڑھ سکتی ہے۔

عصر حاضر کے پیچیدہ عوارضات کا انتہائی آسان اور سہل علاج طرز زندگی کی تبدیلی ہے۔صبح جلد بیدار ہونا اور رات جلدی سوجانا، منہ اور جسم وماحول کی صفائی سادہ فطری اور گھریلو غذائیں، پیدل چلنا،تازہ سبزیاں اور پھلوں کا استعمال انسان کو بہت سے جسمانی مسائل سے نجات دلاسکتا ہے۔

ہمارے گھریلو باورچی خانے اصل میں دواخانے ہیں لیکن بدقسمتی سے ہماری اس پر توجہ نہیں ہے دورِقدیم کا انسان غذائیں کھاتا تھا جب کہ جدید دور کا انسان دوائیں کھاتاہے۔خالی پیٹ دوا، ناشتے کے بعد دوا، دوپہر کو دوا شام کو دوا، سوتے وقت دوا، گویا دوا کھانا ضروری ہے۔ چاہے غذا کھائیں نہ کھائیں۔شوگر اور بلڈپریشر کی دوا تو غذا سے بھی زیادہ ضروری قراردے دی گئی ہے۔

ہم بیماری پہ تو پیسہ خرچ کرتے ہیں لیکن صحت پہ پیسہ خرچ نہیں کرتے۔ بلڈپریشر، شوگر، وجع المفاصل، بخار، کھانسی اور نزلہ زکام کا علاج کچن کی چیزوں سے کیاجاسکتا ہے۔لیکن اس کے لیے بصیرت اور سمجھداری کی ضرورت ہے۔

موسم سرماجاری ہے اس موسم میں عصبی اور بلغمی امراض میں اضافہ ہوجاتاہے نزلہ، زکام، بخار، کھانسی اور جسمانی دردیں عام ہوتی ہیں۔

اورآج کل بچوں کوخناق ہورہاہے، جسکی وجہ سے کئی اموات بھی ہو چکی ہیں، خناق جو کہ حنجرہ کے عضلات کاانقباض ہے یاپھرلوزتین کا عظمی ورم ہے، یا پھر لوزتین کے قریب حلق میں غیر طبعی ،اضافی، الحاقی، انسجہ پیداہوکر حلق وسانس کوبلاک کردیتی ہیں، اسکے علاج کیلئے عضلاتی غدی اکسیریاغدی عضلاتی اکسیر + غ ع مسہل برابر مقدار عمروقوت مطابق دیں، اور باقی مذکورہ تدابیر اختیار کریں۔

اس سے بچاؤ کے لیے سادہ اور فطری علاج یہ ہے کہ جسم اور ماحول کو گرم رکھنے کی تدابیر اختیار کی جائیں سب سے پہلے اپنا لباس گرم کرلیں۔ جرسیاں جرابیں، مفرل، ٹوپی، ہائی نیک، لیگی اور بند بوٹ استعمال کریں۔ پیاس کی صورت میں پانی نیم گرم پئیں غذا کے لیے دیسی مرغی، مچھلی، یخنی، بکرے کا گوشت قیمہ، ڈرائی فروٹ اور دیسی انڈے خوب استعمال کیے جائیں۔ نیم گرم پانی میں شہد دو چمچ ڈال کر پینے سے نزلہ، زکام، گلے کی خرابی اور کھانسی میں فوری افاقہ ہوجاتا ہے۔ غسل کیلئے گرم پانی کا استعمال کیاجائے دھوپ سے خوب لطف اندوز ہوں اور صبح سیر کو معمول بنائیں یا ورزش کریں۔ جسم کا مساج اور سرسوں کے تیل کی مالش بھی بہت مفید ہے۔ ان تدابیر پر عمل کرکے موسم سرما سے خوب لطف اندوز ہوسکتے ہیں۔

ہائی بلڈپریشر کے مریض موسمی سبزیاں اور پھل زیادہ استعمال کریں۔

3 گرام سونف اور3 گرام پودینہ اور5عدد چھوٹی الائچی ایک گلاس پانی میں ابال کرشکر سے میٹھا کر کے دن میں تین بار پئیں تو بغیر گولی کھائے بی پی کنٹرول کرسکتے ہیں شرط یہ ہے کہ تلی ہوئی غذا سے پرہیز رکھیں۔ لوبلڈپریشراور شوگر کے مریض اپنی غذا میں میٹھی اور نشاستہ دار غذا (گندم، چاول، آلو وغیرہ) کی بنی ہوئی چیزیں کم کردیں۔ کلونجی 3 گرام اور اجوائن دیسی 3 گرام ایک گلاس پانی میں ابال کر [یابا لچھڑ ۲ گرام، اسطوخودوس ۲ گرام، تھوم دیسی ۷ عدد، کاقہوہ ایک کپ پانی میں ابال کر] دن میں 3-4بار پینے سے شوگر میں کمی

آج کل بچوں کو خناق ہو رہاہے، جسکی وجہ سے کئی اموات بھی ہو چکی ہیں، خناق جو کہ حنجرہ کے عضلات کاانقباض ہے یا پھر لوز تین کا عظمی ورم ہے، یا پھر لوز تین کے قریب حلق میں غیر طبعی، اضافی، الحاقی، انسجہ پیدا ہو کر حلق و سانس کو بلاک کر دیتی ہیں، اسکے علاج کیلئے عضلاتی غدی اکسیر یا غدی عضلاتی اکسیر + غ ع مسہل برابر مقدار ملا کر بچے کی عمر و قوت مطابق دیں، اور باقی مذکورہ تدابیر اختیار کریں۔

لا سکتے ہیں۔ جوڑوں کے مریض اپنی غذامیں دیسی گھی، مکھن، بالائی، روغن زیتون اور کھجور دودھ بڑھادیں تو مرض کو فطری طورپر کم کرسکتے ہیں۔ دیسی گھی جوڑوں میں ملائمت پیدا کرتا ہے۔ اپنی غذا خواہشات کے مطابق نہیں ضرورت کے مطابق استعمال کریں۔ جو شخص اپنی خواہشات پر قابو نہیں رکھ سکتا وہ کبھی صحت حاصل نہیں کرسکتا۔

حکومتِ وقت کے خوش آئند اقدامات

اور خوّاص و عوّام کی ذمہ داریاں

حکومتِ وقت مختلف طرح اور مختلف انداز سے عوامی فلاح وبہبود اور ملکی ترقی کے زینے چڑھنے کی کوششوں میں لگی ہوئی ہے، کہیں "کھلے رستے سوکھے پینڈے" پروگرامز کے تحت دیہی علاقوں میں سڑکوں کا جال، کہیں فلائی اورزاور انڈر پاس برجز کی تعمیر، کہیں میٹروبس ، میٹرو ٹرین جیسے کامیاب منصوبے، کہیں نوجوانوں کی فنی تربیت کے منصوبے، کسانوں کیلئے ریلیف پیکیج، معذور افراد کیلئے خدمت وصحت کارڈ اور وظائف وغیرہ، لوڈشیڈنگ پر قابو پانے کیلئے مختلف بجلی گھروں کی تعمیر، تاجروں کو ریلیف دینے اور تجارت کو فروغ دینے اور ملکی خزانہ اور معیشت کو ترقی دینے کیلئے یک فیصد ٹیکس کا منصوبہ، ملکی دفاع کی مضبوطی کیلئے JF-17 میں خود کفالت کا منصوبہ وغیرہ اس طرح کئی پہلوں سے درپیش مسائل کو حل کرنے میں مصروف عمل ہے،

حکومت کے یہ سب کام بہت اچھے اقدام ہیں، لیکن قومی وعوامی صحت بھی ایک بنیادی مسئلہ ہے، اسکی طرف بھی کافی توجہ دینی چاہئیے، میڈیکل کے شعبہ سے منسلک ادراے، افراد، حکماء، ڈاکٹرز،

سرجنز، پیتھالوجسٹس اور میڈیسن سے متعلقہ اہل علم و فن کو الرٹ کیا جائے کہ وہ اپنے علم و فن سے مخلص ہوئیں، اور امراض میں وقتی ریلیف کی بجائے امراض کا اصل علاج کیا جائے، اور اسکے لئے قدرت کی طرف سے جاری کیئے گئے فطری قوانین کو سمجھ کر انکی روشنی میں امراض کا علاج کیا جائے، کہ مریض و مرض کی موجودہ حالت کو کس طرح کی اور کونسی مدد کی ضرورت ہے، کس طرح کی اور کونسے اجزاء والی غذاء و دواء کی ضرورت ہے، موسم کے مطابق کس طرح کے لباس و کپڑوں اور تدابیر کی ضرورت ہے، صرف وقتی فائدہ کیلئے تسکین آور یا نشہ آور ادویہ یا انجکشن لگا لگا کر امراض کو بڑھانے اور پیچیدہ کرنے اور مریض کو پریشان کرنے، ہلاکت میں لے جانے کا باعث نہ بنیں، صرف بلڈ پریشر کو ہی لے لیں، جو کہ مرض اور جراثیم کا مقابلہ کرنے اور علاج کیلئے بڑھ جاتا ہے، یا مریض کے پیش آمدہ حالات و جذبات کا علاج کرنے کیلئے وقتی و عارضی طور پر بڑھتا اور گھٹتا رہتا ہے، آلۂ B,P سے چیک کیا اور بلڈ پریشر بڑھا ہوا پایا، اب B,P ہائی ہونے کے سبب کو بغیر سمجھے اور جانے، بی پی کو فوراً لو (low) کرنے کی گولی یا پیشاب آور دواء دے کر مرض و جراثیم کے مقابلے کی قوت کو توڑ دینا بجائے علاج کے مرض کو بڑھنے کا موقع دینا اور مریض کو ہلاکت میں لے جانا ہے، جس طرح اپریشن ضربِ عضب میں پاک فوج اور جنرل راحیل شریف صاحب کے پریشر اور عسکری حربہ سے دہشت گرد اور ملک میں فساد پھیلانے والوں کا قلعہ قمع ہو رہا ہے، اسی طرح ہائی بلڈ پریشر ہو کر خون کے پریشر سے خون کی فوج سفید جسیمے اور حرارت سلطنتِ بدن و جسم میں داخل ہونے والے دہشت گرد، مہلک اور بیماری پیدا کرنے والے جراثیم کا مقابلہ کر کے ختم کر دیتی ہے، اور انسان بیماریوں سے خود کار نظام کے تحت محفوظ و صحت مند رہتا ہے، اس لئے میڈیکل کے اداروں اور کرتا دھرتا افراد کو دولت کمانے اور مادّی فائدہ حاصل کرنے کے ساتھ ساتھ صحتِ عامہ اور فلاحِ انسانیت کا خیال بھی رکھنا چاہئیے، حکماء، ڈاکٹر صاحبان اور میڈیا اور پالیسی میکر اہلِ علم کو چاہئے کی اس بارے میں بھی عوامی شعور کو بیدار کریں، ایسے پروگرامز کریں اور ایڈورٹائزمنٹ کریں۔

توجہ: محترم میاں نواز شریف اور وزراءِ اعلیٰ اور دیگر اہل علم و اہلِ بصیرت مقتدر حضرات سے مخلصانہ التماس ہے کہ دور اندیشی اور بصیرت سے بین المملکی حالات کا مطالعہ کریں، جائزہ لیں، اپنی اعلیٰ مدبّرانہ صلاحیتوں کو بروئے کار لائیں، اور عالم اسلام کی دو قوتوں سعودیہ اور و ایران کو باہم گریبان ہونے سے بھی بچائیں، انکے تنازعات کو ختم کرائیں، اور ہر ملک کے قوانین کا بھی احترام ہونا چاہئیے۔

امیدِ واثق ہیکہ جب تک شفاء الدھر آپ حضرات کے ہاتھوں میں ہو گا، تو صلح کی کوششیں رنگ لا چکی ہونگی۔ ان شاء اللہ

از قلم: حکیم ظفر علی عباسی کمیر شریف

گذارش!

تمام مضمون نگار احباب سے گذارش ہے کہ مضمون لکھتے وقت مندرجہ ذیل باتوں کا خصوصی خیال فرمائیں!

❀ خوشخط تحریر کریں۔ ❀ ورق کی ایک جانب لکھیں۔

❀ مضمون علمی، تحقیقی اور حقائق پر مبنی ہو (شکریہ!)

بلڈ پریشر، فشار الدم، ضغط الدم کی ضرورت اور اہمیت، دورانِ خون کے عوارضات اور اصولِ علاج

تحریر: استاذ الحکماء حکیم محمد رفیق شاہین حفظہ اللہ

(قسط 3)

Systole Diastole

دایاں اذنِ قلب راحت وتقویت وتوانائی کے لئے اس (عضلاتی اعصابی وحامضی مزاج خون) سے اعصابیت کو جذب کر لیتا ہے اور اپنی حرارت کو اس میں شامل کر کے سہ کونہ صمام میں سے دائیں بطن میں بھیج دیتا ہے یہاں پر خون کا مزاج کچھ عضلاتی غدی ہو چکا ہوتا ہے۔ دائیں بطن کو پمپ کرنے کے لئے سکیڑ پیدا کرنے والی قوت کی ضرورت ہوتی ہے، یہ خون سے عضلاتیت ویبوست کو جذب کر کے اپنی قوت بڑھا لیتا ہے اور اپنی حرارت شامل کر کے خون کو دو کونہ ریوی صمام میں سے پھیپھڑوں کو بھیج دیتا ہے۔ یہاں پر خون کی کیفیت واثر اور مزاج گرم خشک غدی عضلاتی کی طرف مائل ہو چکا ہوتا ہے۔ پھیپھڑے اس میں سے خشکی یبوست کاربن اور دیگر گیسی ریاحی فضلات کو جذب کر کے اس میں غذائیت وتقویت والے جز کو اپنی ضرورت کے لئے محفوظ رکھتے ہوئے باقی کو اپنی خاص ساخت اور فعل کے ذریعہ سانس کی صورت میں خارج کر دیتے ہیں اور فضا وماحول سے تازہ ہوا (آکسیجن وتری) جذب کر کے کیمیاوی طور پر خون میں شامل کر دیتے ہیں۔ تازہ ہوا آکسیجن سے لبریز خون ریوی ورید کے ذریعہ دل کے بائیں اذن کو بھیج دیتے ہیں۔ یہاں پر خون کی کیفیت واثر اور مزاج گرم تر (گرم بھی ہوتا ہے اور تری وملائمت لیے ہوئے بھی) ہو چکا ہوتا ہے۔ دل کا بایاں اذن اس میں اپنی حر کی حرارت کو مزید شامل کر کے لطیف تر بنا دیتا ہے۔ اور پھر اپنی سیکڑ اور دباؤ کی حرکت سے اسے دو کونہ صمام (میٹرو والو) سے بائیں بطن میں بھیج دیتا ہے۔ یہاں پر خون کا مزاج واثر اور کیفیت تر گرم فوری نفوذ پذیر اور ارواحی وبخاراتی خصوصیات کا حامل اور لطیف ترین نوعیت وصورت اختیار کر لیتا ہے۔ اس بائیں بطن میں خون اپنی تمام تر اور مکمل افعال، اثرات اور خواص، غذائیت، رطوبات (اخلاط، سیرم، پلازما بمعہ سفید وسرخ جسیمے اور رطوبات ثانیہ لمف وطلیہ) وتوانائی (قویٰ) اور ارواح (حیوانی، نفسانی اور مدبری)، محرکات (خامرے انزائمز، جذبات) اور احکامات (ہارمونز، مدبری فیصلے وقویٰ) سے بھرپور اور لطیف ترین تر گرم صورت ونوعیت میں شہ رگی صمام (اورٹک والو) میں سے شہ رگ کو، شہ رگ کی ابتداء وجڑ سے اگنے والی تاجی شرائین Crownaries کے ذریعہ قلب کو اور پھر شہ رگ دو بڑی شرائین میں تقسیم ہو کر ایک دماغ اور سر کے اعضاء کو خون پہنچاتی ہے اور دوسری باقی سارے جسم کو، اور پھر ہر ہر مقام کے اور قسم کے (غدی، اعصابی، عضلاتی اور الحاقی) انسجہ وخلیات اپنی اپنی ضرورت کے مطابق اس خون میں سے اپنی غذائیت، بدل مایتحلل، اپنے حفظ ونمو اور ارتقاء کے لئے توانائی واحکامات گلائی

کوجن + پروٹین، شحمیات، رطوباتِ ثانیہ اپنی قوت جاذبہ (غدد و اغشیہ کے ذریعہ) سے جذب کرلیتے ہیں۔ پھر خلیات کے اعصابی

شرايين – أوردة – حجرات
القلب
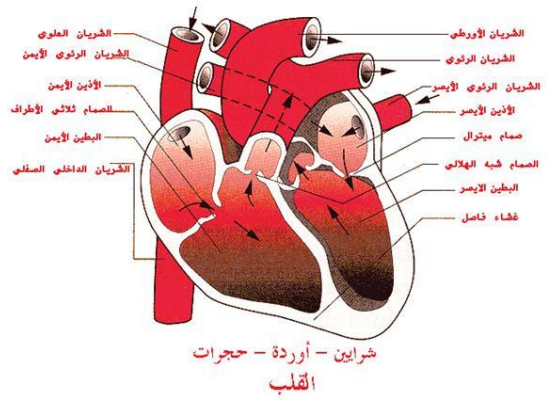
جز کو غذائیت وتوانائی پہنچتی ہے ان جسمانی ودماغی انسجہ اور خلیات کے خون میں سے اپنی غذائیت وتوانائی اور آکسیجن جذب کرنے کے بعد خون کی کیفیت ومزاج اعصابی عضلاتی واساسی ترسردوسردترہوجاتاہے۔اور یہ بدنی انسجہ وخلیات تصفیہ کے لئے اپنے فضلات وکثافتیں غلظت، توڑپھوڑ، کاربن وکیمیاوی مادے اس میں چھوڑدیتے ہیں، جذب کرنے کا یہ کام غدد جاذبہ اور عروق جاذبہ سرانجام دیتی ہیں۔غدد وعروق جاذبہ بدنی انسجہ وخلیات کا فاضل وکیمیاوی موادوالاخون جذب کرکے اپنی مخصوص ساخت ونوعیت اور کیمیاوی افعال سے اس میں کیمیاوی تبدیلی کرکے اسے عضلاتی اعصابی سردخشک وحامضی کیفیت ونوعیت دے کر ورید درورید چھوٹی سے بڑی وریدوں اور پھر ورید اعلیٰ واسفل کے ذریعہ پھر دل کے دائیں اذن میں بھیج دیتی ہیں۔اور ساتھ ساتھ فطرتاً ورید درورید بڑی ہونے والی ورید کے ذریعہ گردوں کی طرف بھی بھیج دیا جاتا ہے۔ گردے اس میں تیزابی، کیمیاوی اور دیگر بولی مادے اپنی مخصوص ساخت اور عمل کے ذریعہ چھان کر براستہ حالبین وانابیب (گردوں سے مثانہ میں پیشاب لانے والی اور چھاننے والی نالیاں)مثانہ ومجریٰ بول خارج ازبدن کردیتے ہیں۔

دل کے دونوں پمپس کی قوت

دل کی محیطی دیواریں قدرت نے انتہائی عجیب اور حیرت انگیز قسم کے باہم منظم وہم آہنگ قسم کے پٹھوں عضلات کے ریشوں سے بنائی ہیں کہ ہر دو پمپ کے علیحدہ علیحدہ طریقے سے کام کرنے کے باوجود ان ریشوں کی توانائی وقوتِ سکڑاؤ پھیلاؤ مجتمع رہتی ہے۔ ان کے سکڑنے کی قوت اتنی قوی ہوتی ہے کہ نارمل حالات میں تقریباً 1 گیلن (5لیٹر) سے بھی زیادہ خون فی منٹ دل سے پمپ ہوتا ہے۔ اس لیے دل سے پمپ ہونے والے خون کا آٹھواں تقریباً (70/8=9cc) حصہ تاجی شرائین کے ذریعہ دل کو سپلائی ہوتا ہے۔دل کا ہر خلیہ جسم کے دیگر تمام عضلاتی خلیوں سے زیادہ سخت اور مضبوط اور کھٹن کام کرتا ہے۔اس طرح دل کو آکسیجن وغذائیت وتوانائی کی بھی دوسروں سے زیادہ ضرورت ہوتی ہے۔دل کے خلیے وریشے مسلسل پھیلنے وسکڑنے کے عمل میں ہمہ دم مصروف رہنے کے باوجود تھکتے نہیں۔اس حوالے سے دل کا عضلہ جسم کے باقی تمام عضلات سے بالکل مختلف ہے۔

دل اور بدن کے عضلات ایک تحریک، برقی لہر، مہیج، کے نتیجے میں دماغی حرکی اعصاب کے اثر سے سکڑتے پھیلتے ہیں۔ خواہ یہ تحریک کسی بیرونی طور سے چوٹ، ضربہ، سکتہ، جلنا، سردی، خشکی، گرمی وغیرہ یا کسی زہریلی چیز کے کاٹنے سے پیدا ہو یا نفسیاتی وجذباتی ہیجان وخواہش ہو یا جسم کے اندر سے ہی پیدا ہوئی کسی زہریار کاوٹ کے ردِ عمل کے طور پر پیدا ہو یا ارادی وغیر ارادی دونوں طرح سے طبعی طور پر سکڑتے پھیلتے ہیں اور یہ قوت وخاصیت قدرت نے ان میں فطری طور پر ودیعت کررکھی ہے۔

دل کی رفتار اور نبض کی حرکت

عمر کے ساتھ ساتھ اور موقع وحالات کے مطابق، جذبات کے لحاظ سے اور آرام وسکون کی حالت میں بدلتی رہتی ہے اور مزاج کے

لحاظ سے مختلف ہوا کرتی ہے۔ چنانچہ دل کی حرکت، دھڑکن یا تڑپ دل کے مقام پر سینہ پر ہاتھ رکھنے یا سٹیتھو سکوپ رکھنے سے محسوس کی جاسکتی ہے۔ دل کے دھڑکنے کی تعداد عمر کی مختلف حالتوں اور

مدارج میں مختلف ہوا کرتی ہے۔ نبض کلائی پر سے یا جہاں کہیں ظاہری شریان ہو محسوس کی جاسکتی ہے۔ لیکن کلائی کی شریان زیادہ واضح، دیکھنے، دکھانے میں آسان ہے اس لئے نبض کلائی کی شریان سے دیکھی جاتی ہے۔ نبض کی حرکت بھی دل کی حرکت کے تابع ہوتی ہے۔ جب دل کے بطنین سکڑتے ہیں تو نبض و شرائین پھیلتی ہیں۔ اور نبض اوپر ابھرتی ہے اسے ہی اوپر والا بلڈ پریشر یا سیسٹول کہتے ہیں۔ اور جب دل کے بطنین پھیلتے ہیں تو شرائین میں خون کا دباؤ نسبتاً کم ہو جاتا ہے تو نبض نیچے جاتی محسوس ہوتی ہے۔ اسے ہی نیچے والا خون کا دباؤ یا ڈائی سیسٹول کہتے ہیں جو کہ قدیم و جدید اور ڈیجیٹل بلڈ پریشر ماپنے والے آلہ B.P Apparatus سے بھی معلوم کیا جاسکتا ہے۔ انسان کا دل ایک منٹ میں نارمل حالت میں 72 تا 80 مرتبہ حرکت کرتا ہے۔ دل کے اذنین و بطنین کے سکڑنے اور پھیلنے کے دورانیے میں دو وقفے ہوتے ہیں۔ ایک بطنین کے سکڑنے کے بعد اور پھیلنے سے پہلے، دوسرا پھیلنے کے بعد سکڑنے سے پہلے۔ انسان کا دل نارمل حالت میں 72 سے 80 مرتبہ

دھڑکتا ہے۔ اور دل کی یہ دھڑکن ابتداء زندگی سے آخر وقت تک روز بروز تعداد میں کم ہوتی رہتی ہے۔ چنانچہ نارمل حالات میں

جنین میں دل کی حرکت تقریباً 150 دھڑکن فی منٹ

پیدائش کے وقت بچہ میں تقریباً 130/140 دھڑکن فی منٹ

عمر کے پہلے سال قریباً 120 دھڑکن فی منٹ

عمر کے دوسرے سال تقریباً 110 دھڑکن فی منٹ

عمر کے تیسرے سال تقریباً 100 تا 95 دھڑکن فی منٹ

عمر کے ساتویں سال تقریباً 87 دھڑکن فی منٹ

جوانی میں تقریباً 80 تا 72 دھڑکن فی منٹ

ادھیڑ عمر میں تقریباً 80 سے 70 دھڑکن فی منٹ

بڑھاپے میں قریباً 70 سے 60 دھڑکن فی منٹ

نوٹ:

بڑھاپے میں کبھی آکسیجن کی کمی ہو جانے کی وجہ سے نبض و رفتارِ دل اضافے کی طرف مائل ہو جایا کرتی ہے۔

عمر کے دونوں حصوں میں صحت مند دل کا فعل (دھڑکن، حرکت، رفتار، سکڑنا، پھیلنا) جسم میں خون و نسیم کی ضرورت کے مطابق ہوتا ہے۔ بلغمی مزاجوں کی نسبت دموی مزاجوں میں اور عورتوں کی نسبت مردوں میں دل اور نبض کی رفتار تیز ہوتی ہے۔ اسی طرح سوداوی مزاجوں کی نبض سخت صلب، قوی اور اوپر ہی ہوتی ہے جبکہ صفراوی مزاجوں کی نبض سریع تیز اور نرمی لیے ہوئے لمبی ہوتی ہے۔

نبض و دل کی رفتار مصالحہ دار یا طبیعت ناپسند غذاء کھانے اور ریاضت بدنی و دماغی اور جذباتی حالت میں بھی تیز ہو جاتی ہے مگر نیند کی حالت میں کم ہو جاتی ہے۔ کیونکہ آرام یا سوتے ہوئے جسم کے تمام اعضاء بہت معمولی مقدار میں کام کرتے ہیں اسلئے انہیں غذائیت اور نسیم آکسیجن کی ضرورت بھی بہت کم ہوتی ہے لہذا دل کی

دھڑکن بہت کم ہوجاتی ہے جبکہ ورزش، میں پُرجوش لمحات یا اضطراب کی حالت میں دل کی رفتار فی منٹ ڈرامائی طور پر بڑھ جاتی ہے۔ اس حالت میں دل کی خون پمپنگ کی رفتار و مقدار تین سے پانچ گنا بڑھ جاتی ہے۔اس حالت میں 25لیٹر تک خون فی منٹ دل سے خارج ہوسکتا ہے اور دل کی رفتار 200 دھڑکن فی منٹ تک ہوسکتی ہے۔

ماہرینِ قلب نے دل کی کارکردگی کی پیمائش کے لئے یہ فارمولا دیا ہے۔

دل کے دھڑکنے کی رفتار × فی دھڑکن خارج کیے جانے والے خون کی مقدار = دل کی کارکردگی فی منٹ۔

نارمل حالت میں دل72 بار دھڑکتا ہے۔اور فی دھڑکن تقریباً 70ml = 70Cc خون پمپ کرتا ہے۔ لہٰذا بمطابق کلیہ دھڑکن72 × 70 = 5040ml ملی لیٹر فی منٹ=5لیٹر فی منٹ اسی طرح اوسط درجہ کے صحت مند انسان کی زیادہ سے زیادہ دل کی دھڑکن220 میں سے اس کی عمر منفی کرنے جتنی ہوتی ہے۔

مثلاً20 سال کے نوجوان کے دل کی زیادہ سے زیادہ دھڑکن 220-20=200 بار فی منٹ ہوتی ہے۔ مسلسل اس سے زیادہ رفتار رہنے پر دل کے پٹھے کے ریشے (عضلاتی انسجہ ٹشوز) بوجہ کثرتِ حرکت و حرارت تحلیل ہو ہو کر ضعیف ہوتے جاتے ہیں اور مجموعی طور پر دل ضعف میں مبتلا ہو کر ہارٹ فیلوئر ہو جاتا ہے۔ جس میں بوجہ غدی عضلاتی تحریک خون کا اجتماع اور پریشر دل میں بڑھ جاتا ہے۔ لیکن قلب ضعف میں مبتلا ہو جانے کی بنا پر خون کو پورے پریشر اور قوتِ سکیڑ سے پمپ نہیں کر پاتا۔ تو اوور لوڈ (Over load)ہونے کی وجہ سے دل کام کرنا چھوڑ دیتا ہے۔

نیند کی حالت میں جاگنے کی نسبت دل و نبض کی رفتار کم ہو جاتی ہے۔اور مرض کی حالت میں نبض میں بھی اور دل کی دھڑکن میں بھی، دھڑکن کی کیفیت (اتار چڑھاؤ، نرمی سختی، پست یا لہردار (Wave) وسریع وغیرہ) میں بھی بہت تبدیلیاں آجاتی ہیں۔ جن کو طبیب اپنی مہارت اور تجربہ کی بنا پر سمجھ کر کے، ادراک کر کے مرض کی تشخیص کرتا ہے۔

صحت کی حالت میں، شام کی نسبت صبح کو، لیٹنے کی نسبت بیٹھنے میں اور بیٹھنے کی نسبت کھڑے ہونے میں، کھڑے ہونے کی نسبت چلنے میں، حرکتِ دل اور رفتار نبض تیز ہوتی ہے۔
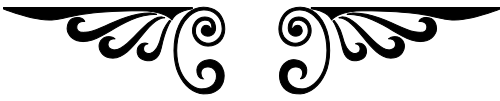
بقیہ گوشہ خواتین (حیض)

علاج: قانون مفرد اعضاء کی رو سے بندش حیض کی مریضہ میں چونکہ رطوبات کی کثرت ہوتی ہے لہٰذا حیض کھولنے کے لئے رطوبات کم کرنے والی غذاء دواء کھلانی چاہئے۔ جنہیں قانون مفرد اعضاء میں عضلاتی اعصابی یا عضلاتی غدی اغذیہ ادویہ کہتے ہیں کھلائی جائیں۔ جونہی رطوبات کی کمی ہو گی فوراً حیض جاری ہو جائیں گے اگر خون کی کمی ہو گی وہ بھی پوری ہو جائے گی۔

احتیاطی تدابیر

● حیض آنے کی صورت میں گرم اشیاء کا استعمال کریں۔ ● سرد اشیاء لسی، دہی، آئیس کریم، ٹھنڈے مشروبات، ٹھنڈے پانی سے پرہیز کریں۔ ● پین کلر کا استعمال ہر گز نہ کریں بلکہ گرم پانی کی بوتل سے رحم کے مقام کو گرمائش پہنچائیں۔ ● جسم کو گرم کریں جرابوں اور گرم کپڑوں کا استعمال کریں اور چائے کی پتی کا دم دے کر شہد کے ہمراہ قہوہ کا استعمال کریں۔ ان شاء اللہ جلد افاقہ ہو گا۔ (جاری ہے)

فرزند حکیم انقلاب

(قسط 2)

تحریر: حکیم انور شاہ سیالکوٹ

(تعارف سرپرست اعلیٰ ماہنامہ۔"شِفَاءُالدَّھر"

محترم ومکرم حکیم مسلم ناصر شکیل فرزندار جمند محترم و مکرم حکیم انقلاب المعالج دوست محمد صابر ملتانیؒ)

مسلم ناصر صاحب صاف گو انسان ہیں اتنی بڑی بات وہ کہنے میں ذرا بھی عار محسوس نہیں کرتے۔ مگر حکیم انقلاب کی وفات کے بعد تو بے شمار ایسے شاگردپیدا ہوگئے کہ جو صرف علاج معالجہ آپ سے کروانے آتے تھے مگر وفات کے بعد وہ شاگرد رشید اور جانشین کے دعوے دار ہوئے۔ مسلم ناصر صاحب ماضی سے باتیں ڈھونڈنے کی تگ ودو میں تھے کہ میں نے پوچھ لیا کہ وفات کے بعد آپ خود فیض باغ والے مطب پر بیٹھتے رہے ہیں؟ تو بولے: ہاں والد صاحب کی وفات کے بعد میں ہی وہاں بیٹھتا رہا، میں وہاں غذاء وغیرہ ہی تجویز کرتا تھا۔ لوگ اس کی بھی معقول فیس دے دیتے جس سے میری کافی آمدنی ہو جاتی۔ ویسے تو والد صاحب اس کی فیس بالکل نہیں لیتے تھے۔ شروع شروع میں میں بھی نہیں لیتا تھا پھر ایک دن صدیق شاہین نے کہا کہ آپ غذاء تجویز کرنے کی فیس لیں۔ میں نے کہا کہ والد صاحب تو نہیں لیتے تھے کہنے لگے کہ آپ خود نہ تقاضا کریں اگر کوئی دے تو لے لیا کریں۔ والد صاحب تو روپے پیسے کا لالچ بالکل نہیں کرتے تھے۔ ایک مریض امریکہ سے آیا اس نے وہاں امریکہ میں کافی علاج کروایا مگر اس کو آرام نہ آیا، وہ پاکستانی تھا یہاں آیا تو کسی نے فیض باغ مطب میں بھیج دیا۔ والد صاحب نے اس کو غذاء تجویز کی اس سے وہ بالکل ٹھیک ہو گیا، اس نے کہا کہ آپ فیس بتائیں۔ والد صاحب نے کہا کہ میں نے آپ کو دوائی تو دی کوئی نہیں اب فیس کس کی لوں؟ ایک بار بہت دولت مند شخص آپ کے علاج سے تندرست ہوا تو اس نے آپ کو اپنی گاڑی میں بٹھایا اور لاہور سے باہر لے گیا اور اپنی زمینیں دکھائیں کہ آپ ان میں سے کوئی جگہ پسند کریں، میں وہ آپ کے نام کردوں، آپ اس کو اپنے مقاصد کے لئے استعمال کریں۔ آپ نے صاف انکار کیا کہ فی الحال میرے پاس وقت نہیں ہے تحقیقات مکمل کر کے پھر اس بارے سوچوں گا۔ اس شخص کی زمینوں میں آج کل ماڈل بنا ہے۔ اب یہ جگہ لاہور کا حصہ بن گئی ہے۔

میں نے دیکھا کہ مسلم ناصر صاحب کی یادداشت بڑی کمال ہے۔ حالانکہ اس عمر میں انسان بالکل بے ربط کلام اور نسیان کا شکار ہو جاتا ہے۔ جبکہ ان کی گفتگو میں ایک تسلسل ہمیشہ رہا کبھی بے ربط گفتگو نہیں کی۔ وہ حکیم انقلاب کی زندگی کے کھلے اوراق ہیں کاش کوئی یہ اوراق ہی محفوظ کرلیتا۔ والد صاحب کی طرح بالکل سادہ درویشانہ زندگی گذارتے ہیں۔ کئی دفعہ ایسا ہوا کہ میں ملاقات کے لئے گیا تو گھر میں ان کے سوا کوئی نہیں ہوتا تھا۔ گھر ہے ہی کتنے افراد پر مشتمل؟ ایک بیٹا معظم فرید ہے ایک بہو اور ایک پوتا (ایک چھوٹا بیٹا اور بھی ہے جو کبھی کبھی گھر ہوتا ہے)، بس یہی کل کائنات۔ تو عموماً میں جب اتوار کو جاتا تو اکیلے ہوتے۔ پھر اٹھتے چائے خود بنا کر لاتے۔ میں ان کو منع کرتا ہوں مگر پھر بھی چائے لا کر اپنی کرسی کے پیچھے ایک الماری شاید یہی ان کی تجوری کا کام دیتی ہے اس میں سے بسکٹ ایک مرتبہ الماری میں سے بادام نکال کر رکھ دیئے، خود ہی بولے کہ یہ کل کوئی حکیم صاحب آئے تھے وہ یہ سب کھجوریں، بادام، شہد دے کر گئے ہیں۔ بجلی اکثر بند ہو جاتی ہے تو میرے اور ان کے سامنے جو میز ہے اس پر پڑے ہوئے قانون مفرد اعضاء کے رسائل ہم پنکھے کے طور پر استعمال کرتے ہیں۔ میں جس صوفے پر بیٹھتا ہوں اس کے پیچھے ایک ٹیلی فون سیٹ ہے کبھی کبھار ایسا ہوتا ہے کہ کوئی مریض فون کرتا ہے، تو میں رسیور کر کے ان کو دے دیتا ہوں۔

اگر مسلم ناصر صاحب چاہتے تو والد صاحب کے نظریہ پر مزار بنا کر خود گدی نشین بن کر بیٹھ جاتے، خوب دولت کماتے، ان کی کتابیں شائع کرتے، ان کا فارما کو پیا تو سونے کی چڑیا ہے۔ مگر میں جب بھی ان کے اس گھر میں جہاں مسلم ناصر صاحب بڑے مطمئن ہو کر زندگی گذار رہے ہیں کا جائزہ لیتا ہوں تو تین مرلے سے زیادہ رقبہ نہیں دیکھتا۔ ان کی کل جمع پونجی یہی تین مرلے کا مکان ہے۔ شاید مجھے مغالطہ ہو اس بار جاؤں گا تو اس مکان کا رقبہ بھی پوچھوں گا، شاید تین مرلے سے بھی کم ہو۔ لیکن دیکھا جائے تو صاحبزادہ بڑے اطمینان سے رہ رہے ہیں۔ اس کی وجہ

شاید یہ ہو کہ والد صاحب تو ساری عمر کرائے کے گھر اور مطب میں رہے اور ان کو پھر بھی یہ اپنا گھر تو میسر ہے۔ جب ان سے ملا جائے تو یہ لگتا ہی نہیں کہ یہ وہ عظیم بیٹے ہیں جن کے والد گرامی نے طبّی دنیا میں انقلاب برپا کر دیا۔ اس حوالے سے وہ اقرار کرتے ہیں کہ دیکھیں والد صاحب نے جو قانون پیش کیا وہ صرف اپنے خاندان کے لئے تو نہ تھا، اس پہ سبھی کو حق ہے، پوری انسانیت کے لئے اور دنیا کے آخری انسان تک کے لئے ہے۔ لوگوں نے اس قانون کے لئے بڑی محنتیں کیں، کاوشیں اور کوششیں کیں، میں نے تو اس کے لئے کچھ نہیں کیا۔ لوگ جنون کی حد تک والد صاحب کے نظریہ سے عشق کرتے تھے جس کی بڑی مثالیں ہیں۔

میں نے جب دیکھا کہ بات لمبی ہو گئی تو درمیان میں جب وہ رکے تو پوچھ بیٹھا: اچھا یہ بتائیں آپ نوری دواخانہ میں بیٹھتے رہے ہیں؟ تو وہ بولے: بالکل وہاں عرصہ تک جاتا رہا، حکماء کا ماہانہ اجلاس ہوتا تھا، مگر میں ہر ہفتے وہاں جاتا رہا، مریضوں کا کافی رش ہوتا تھا، وہاں علاج فری ہوتا ہے۔ اس کا افتتاح والد صاحب نے 71 یا 70 میں کیا تھا۔ یہاں دوسرے بڑے حکماء بھی بیٹھتے رہے ہیں۔ صدیق شاہین، شریف صاحب، خیر الدین ڈوگر صاحب سبھی مختلف ادوار میں بیٹھتے رہے ہیں۔ پھر میں نے پوچھا: اچھا نثار تھانوی صاحب سے آپ کی دوستی رہی ہے؟ وہ بولے ہاں میں ہی اس کو طب یونانی سے نظریہ کی طرف لایا، نوری دواخانہ پر بھی بیٹھتا رہا ہے۔ حکیم نثار تھانوی کے حوالے سے میں نے پوچھا کہ اس نے اپنی کتاب میں لکھا ہے کہ حکیم صابر ملتانیؒ نے غلطی کی ہے۔ کہنے لگے ہاں اس نے یہ لکھا ہے، دراصل وہ بایوکیمک اور یونانی طب میں ابھی تک اٹکا ہوا ہے مگر اچھا حکیم اور اچھا انسان ہے، عرصہ ہوا اس سے ملاقات نہیں ہوئی، بیمار ہو گا۔

حکماء کی بات شروع ہوئی تو حکیم صدیق شاہینؒ کے حوالے سے پوچھ لیا۔ تو کہنے لگے کہ ہاں وہ کمال کا حکیم تھا، میرے خیال میں نظریہ کو صحیح معنی میں سمجھنے والا شخص تھا۔ مسلم ناصر صاحب نے پھر مجھ سے پوچھا کہ آپ نے حکیم صدیق شاہین کی کتابیں پڑھی ہیں؟ میں نے کہا: ہاں !"شوگر" اور نبض کے حوالے سے ان کی کتابیں پڑھی ہیں۔ وہ بولے صدیق چھوٹا سا تھا وہ اپنے نابینا چچا کے ساتھ والد صاحب سے ملنے کے لئے آتا رہا۔ صدیق شاہین کے ذکر پر ان کے چہرے پر ایک خاص چمک آجاتی ہے، شاید اس کی وجہ ان کی رفاقت کا طویل دور ہو۔ بہر حال وہ کہتے ہیں کہ صدیق شاہین تخلیقی ذہن کے مالک تھے۔ طبّی مسائل پر عام حکماء پریشان ہو جاتے ہیں مگر وہ ذرا بھر پریشان نہیں ہوتے تھے، خود الجھنوں کو حل کرتے، سخت مزاج، مگر نظریہ کے لئے ان کی بڑی خدمات ہیں۔ میں نے پوچھا کونسی خدمات ہیں؟ وہ بولے کہ نظریہ پر لکھی ہوئی کتابیں بڑی اہم ہیں۔ پھر انہوں نے والد صاحب کی قبر پر ذاتی خرچ سے ایک مزار بنوایا، نظریہ کے فروغ پر اخباروں میں لکھنا، یہ سب کام اور خدمات ہیں جو انہوں نے سرانجام دیں۔ مجھ پر خاص مہربان تھے جب میں ان کے مطب پر جاتا تو کھل اٹھتے۔ لوگوں کو کہتے کہ میرے استاذ اور مربی کے صاحبزادے آئے ہیں۔ میرا وہ بہت زیادہ احترام واکرام کرتے تھے۔ میں ہر دوسرے تیسرے دن ان کے مطب پر جاتا تھا، مجھے انہوں نے 2002ء میں حج بھی کروایا۔ میں نے کہا: یٰسین چاولہ صاحب بھی تو حکیم انقلاب کے شاگرد تھے؟ کہنے لگے: ہاں! یٰسین چاولہ لائق حکیم تھے مگر وہ لاہور سے دور پاکپتن میں ہونے کی وجہ سے عام لوگوں میں شاید مقبول نہ ہوئے۔ ان کی کتابیں بھی ہیں۔

طبّی خبریں

Alternative میڈیسن Expo جنوری 16-17 (2016)

ایشیاء کی دوسری ایلوپیتھک الٹرنیٹو میڈیسن (یونانی ہومیوپیتھک اور ہربل) ایکسپو جنوری 16-17 کو منعقد کی گئی۔ اس تقریب کا افتتاح صدر پاکستان اسلامی جمہوریہ جناب ممنون حسین صاحب نے کیا۔ انہوں نے اس موقع پر شرکاء سے خطاب کرتے ہوئے نمائش کو اس صنعت سے وابستہ افراد و عوام کے لئے خوش آئند قرار دیا۔ صدر مملکت نے مزید کہا کہ یہ نمائش یونانی ہومیوپیتھک اور ہربل ادویات کا امیج بہتر بنانے میں معاون ثابت ہو گی۔ صدر پاکستان نمائش کا افتتاح کیا اور تمام اسٹالز کا معائنہ کیا، صدر پاکستان تقریباً ۳ گھنٹے ایکسپو سینٹر کراچی میں قیام کے بعد روانہ ہوئے اور پھر نمائش عوام کے لئے کھول دی گئی۔ جس میں عوام کی بڑی تعداد میں شرکت کی۔ اور اس نمائش کو کامیاب بنایا۔

رپورٹ: خواجہ سعد رضوان، کراچی

نظم، دعائیہ و تعارفی کلمات

ماہرِ فنِ تکلیس، محقق طب، حکیم محمد یٰسین چاولہ حفظہ اللہ

برادر عزیزی جناب حکیم محمد رفیق صاحب شاہین

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

نیا رسالہ بھیجنے اور یاد فرمائی کا بے حد شکریہ، طبی نقطہ نظر سے رسالہ معلوماتی و تحقیقاتی، راز و رموز اپنے دامن میں سموئے ہوئے ہے۔نئے طبی جریدہ ماہنامہ "شفاءالدھر" کے اجراء پر مبارک باد قبول ہو۔علم و فنِ طب بالخصوص قانون مفرد اعضاء کی ترقی و ترویج کیلئے آپکی کوشش قابل صد شتائش ہے، اللہ تعالیٰ آپکو زیادہ سے زیادہ خدمات سرانجام دینے کی توفیق عطا فرمائے، آمین

دعاگو: محمد یٰسین چاولہ، ہسپتال روڈ پاکپتن۔

نظم

شفاءالدھر نام ہے جسکا ، اَطِبّاء اسے امام طب کہتے ہیں

مل جائے کوئی نسخہ کیمیاء، اَطِبّاء اسے انعام طب کہتے ہیں

ارتقائے طب کا راز دے گیا وہ ہمیں مدام

یہ سچ ہے کہ اَطِبّاء اسے خادمِ طب کہتے ہیں

تشخیصِ چور و اقطاب پہ ملکہ تھا انھیں ہر لمحہ

بیان ہوں صحیح حالاتِ امراض، اَطِبّاء اسے الہام طب کہتے ہیں

گر دیکھنا ہو شفاءالدھر حالتِ ظاہری میں آجکل

حکیم رفیق شاہین کو دیکھیں، اَطِبّاء اسے اِدغام طب کہتے ہیں

ہر لمحہ ارتقائے طب کیلئے کچھ نہ کچھ کرتے رہنا یٰسین

ترقی طب کیلئے سعی پیہم کرو، اَطِبّاء اسے پیغامِ طب کہتے ہیں

شاعرہ: محترمہ شائستہ صاحبہ (واپڈا ٹاؤن)

شفاءالدھر کا مطلب ہے، شِفاء کا خزانہ

انداز ہے اس کا جداگانہ

کون نہیں اس سے واقف

سب کا ہے یہ مانا جانا

شفاءالدھر پڑھو غور سے

علم ایسا ملے گا نہیں کہیں اور سے

مدبّرانہ کاوشوں کا نچوڑ ہے

عطائی ڈاکٹروں کا یہ توڑ ہے

موتی شِفاء کے بکھیر رہا ہے

جڑ بیماریوں کی یہ اکھیڑ رہا ہے

حسین اتنا مضامین کا اندازِ بیان ہے

محوِ گفتگو سامنے بیٹھا جیسے انسان ہے

دورانِ خون کی تشریح سمجھا رہا ہے

تو کہیں سوزشِ جگر کی توجیہ بتا رہا ہے

امراضِ نسواں پہ بھی ہے، اسکی گہری نظر

حفظانِ صحت کے اصولوں سے رکھتا ہے باخبر

قیمت ہے اسکی صرف پچاس

خرید سکتا ہے ہر عام و خاص

سرطان (کینسر) اور اس کا یقینی علاج
(قانون مفرد اعضاء کے مطابق)

از محقق طب جناب شفاء الدھر حکیم محمد صدیق شاہینؒ

(ایک پرانا مضمون جو کہ پرانے کاغذات میں سے ملا ہے کسی اور صاحب کے خط میں کاپی شدہ ہے جس میں کافی غلطیاں تھیں جو حتی المقدور علم درست کی گئی ہیں، از حکیم محمد رفیق شاہین)

انسانی فطرت کا آئینہ ایسا صاف وشفاف ہے جو سامنے آنے والی ہر شکل وصورت کا عکس بلا تکلف قبول کرلیتا ہے۔ گویا یہ ایک ایسا جوہر ہے جو صاف شفاف ہونے کی بناپر کائناتِ رنگ وبو کے ہر حادثہ سے کسی نہ کسی طرح ضرور متاثر ہوتا ہے اور ان حادثات میں جس قدر مادی اثرات کی کثافتیں ہوتی ہیں وہ اتنی ہی واضح اور نمایاں دکھائی دیتی ہیں اور حواسِ خمسہ ظاہری کا موضوع گفتگو ہی مادی افعال واثرات ہے اسلئے وہ انہی مانوس مادی اثرات میں جہاں بحث کرتے ہیں وہاں انہیں باآسانی قبول بھی کرلیتے ہیں حواسِ خمسہ ظاہری کی یہ کائنات اور اس کا موضوع مادہ جس کی طرف اشارہ کیا گیا ہے سب انسانی دماغ سے متعلق ہیں اگرچہ ان حواسِ خمسہ ،مادہ اور دماغ کی اس کائنات میں عموماً اور جسم انسان میں خصوصاً اہمیت وافادیت سے مجال انکار نہیں تاہم اس کائنات اور جسم انسان میں ایک اس سے بھی عظیم ترین نظام ہے جو نفسِ ناطقہ کے واسطے سے نفس وآفاق اور اشیاء کے باطنی حسن وقبحہ میں اسی طرح امتیاز کرتا ہے جس طرح دماغ اور دماغی قویٰ کسی چیز کے ظاہری نفع ونقصان میں، یہ عظیم ترین نظام ،ادراکات، وجدان والقاء وحی والہام اور باطنی واردات کا ہے جو اول الذکر کو بھی محیط ہے اور اس کے اصول وقواعد کی اولین تدوین بھی انہی الہامی علوم کی روشنی میں کی گئی اور کی جاتی رہے گی کیونکہ اس دنیا، کائنات اور خود انسانی وجود کی ابتداً غیر مرئی قوت یعنی جوہر کن سے جوہر ہوئی اور مادہ کی ظاہری حقیقت شناسی کے لئے انسان کو حواسِ خمسہ ظاہری سے آراستہ کیا گیا جن کا مرکز انسانی دماغ ہے مگر انسانی تخلیق کی غرض وغایت اور معراج وکمال جو اسے دائرہ اشرف المخلوقات میں داخل کرتا ہے وہ نفسِ ناطقہ اور نفخ روح ہے (یہ امرِ ربیؔ ہے) جو سراسر غیر مادی ہے اور اس کا ظرف قلب انسان ہے جسے الفواد کی اصطلاح سے تعبیر کیا جاتا ہے ،فرنگی علوم وفنون بانگ ارتقائی دعاوی کے باوجود ہنوز ابتدائی ورجائی منازل کی پیچیدگیوں میں گرفت اور حقیقت تک رسائی حاصل کرنے میں بے شمار دشواریوں سے دوچار ہیں اسی لئے اس کے علوم وفنون کی روشنی میں بعض ابتدائی مشکلات کا حل ناممکن ومحال ہے بابِ امراض وعلم العلاج میں اکثر وبیشتر اندھیرے میں بھٹکنے کے سوا کچھ بھی حاصل نہیں ہوتا اور فرنگی علوم وفنون کا بے بصیرت چشمہ حقیقی عدل واسباب کو سمجھنے کی بجائے گمراہی کی راہ میں لے جاتا ہے بلکہ اکثر اپنی عاجزی ودرماندگی کا کھلے بندوں اعتراف کرتا ہے کچھ اسی طرح ٹی بی، دمہ ،ذیابیطس اور کینسر وغیرہ کے بارے میں بھی فرنگی ماہرین حیران وپریشان بلکہ بے دست وپاء نظر آتے ہیں اس کی وجہ یہ ہے کہ فرنگی علوم کی تمام اساس صرف مادہ اور ظاہری احساسات تک محدود ہے جو قلب ونظر اور اس کے محیط الحیاتی ومابعد الطبیعاتی علوم وفنون حقیقت وماہئیت سے بے خبر ہیں اور اس لاعلمی کی وجہ یہ ہے کہ وہ فعلیات (طبعیات) کا حیاتیات (فزیالوجی) سے اندرونی رشتہ تلاش کرنے میں ناکام رہے ہیں۔

اسباب مرض

دیگر سوداوی وعضلاتی علامات کی طرح یہ علامت بھی ایسے اشخاص میں ظاہر ہوتی ہے جو کسی خاص ماحول میں تادیر اپنی توجہ کسی خاص نکتہ پر غور وفکر کرنے پر مرکوز رکھتے اور عضوی ونفسیاتی حرکات خصوصاً روح حیوانی اور عضلاتی حرکات بے قاعدہ، زائد از اعتدال کرتے ہیں۔ خشک گرم یا گرم خشک غلیظ وکثیف آب وہوا اور اغذیہ واشربہ کے مسلسل استعمال سے ان کے جسم میں ترشی وتیزابیت اور سوداوی واحتراقی مادہ کا غلبہ ہوجاتا ہے اور مستقلاً ایک ہی نوعیت کے ماحول ،اغذیہ وافعال اور سودائے احتراقی جیسے اسباب کی بناپر سوزش عضلات ہوکر، اول ان میں خشکی وسکیڑ اور کھنچاؤ پیدا ہوجاتا ہے وہ تمام متحرک اعضاء جن میں حرکات زیادہ ہوتی ہیں ان میں رطوبات کا ترشح اور استحالہ بھی زیادہ ہوتا

ہے اور بعض اعضاء کی لبریکیشن بھی انہی رطوبات سے مقصود ہوتی ہے لیکن جب بعض وجوہات کی بناپر مطلوبہ حرکات سرزد نہیں ہوتیں اور رطوبات اس تیزی سے گرتی رہتی یا پیدا ہوتی رہتی ہیں توان میں استحالہ نہیں ہو پاتا یا حرکت ورگڑسے جو حرارت پیدا ہوتی ہے اس کا فقدان ہو جاتا ہے چونکہ ان رطوبات کے مصرف واستحالہ کے وجوہات کا فقدان واقع ہو جاتا ہے اس لئے ان میں تعفن وفساد واقع ہو کر آہستہ آہستہ انجمادی کیفیات پیدا ہونا شروع ہو جاتی ہیں لیکن رطوبات کی برودت ایک طرف مقامی وعضوی طور پر خدروبے حسی پیدا کر دیتی ہے اور دوسری طرف فاسد مادہ جسمانی خلاؤں میں اپنا مقام بناکر رسولیوں کی شکل اختیار کرتا چلا جاتا ہے جوں جوں مادہ بڑھتا ہے وہ اپنی ارد گرد کی انسجہ کو کھانا اور مردہ کرنا شروع کر دیتا ہے اسی ٹھنڈک وبے حسی اور خدر کی بناپر مریض ابتداً کسی قسم کی بے چینی محسوس نہیں کرتا اور عام سستی وکاہلی کے خیال سے تغافل کرتا اور مرض کو مستحکم ہونے کا موقع مل جاتا ہے جب زہریلا مادہ منجمد ہو کر گلٹیوں اور رسولیوں کی شکل اختیار کر لیتا ہے تو مریض ان کو دیکھ کر اس طرف متوجہ ہوتا ہے لیکن ظاہری بے چینی نہ ہونے کی وجہ سے مریض ومعالج ہر دو تغافل سے کام لیتے ہیں تو یہ زہریلا مادہ گردش خون میں شامل ہو کر تمام جسم میں پھیل جاتا ہے اب مقام ماؤف پر کبھی لذت کبھی خارش پھر بے چینی وہلکا درد ہونے لگتا ہے جو حار صفراوی رطوبات کی غذا کی طلب کا احساس دلانے کے لئے ایک قسم کی وارننگ تنبیہہ یا اطلاع ہوتی ہے لیکن جسم میں صفراوی رطوبات کی قلت اور سوداوی غلیظ احتراقی مادہ کی اس قدر کثرت ہوتی ہے کہ مطلوبہ غذانہ ملنے کی وجہ سے مقام ماؤف کی انسجہ آہستہ آہستہ ماؤف ہونا شروع ہو جاتی ہیں اور مقامی طور پر عضو کو ناکارہ اور اس کے افعال کو معطل کر دیتی ہے دوسری طرف ماحول اور اسباب کی یک رنگی وتسلسل جسم میں سوداوی وعضلاتی تحریک بدستور بڑھتی چلی جاتی ہے (جسمانی رطوبات سے حرارت کا فقدان اور فناہ وزوال اور ان میں انجمادی کیفیات جبکہ ان میں ترشی پیدا ہو جاتی ہے سودائے احتراقی ہے) جس کے ازالے کا انتظام نہ ہونے کی وجہ سے سوداوی اخلاط وفاسد مادے وریدوں پھر شرائین میں گردش خون کے ہمراہ پھیلنا شروع ہو جاتے ہیں اور ان کی اندرونی ساختوں کو مستحجر کر کے منافذ ومجاری کے راستے مسدود کر دیتے ہیں اور اس طرح کماحقہ خون کی گردش نہیں ہو سکتی اور حسبِ اسباب وماحول جسم کے مختلف مقامات پر سوداوی وکاربنی مادہ تہہ نشین ہو کر اپنا مقام بنالیتا ہے اور بتدریج جسمانی ساختوں کو مردہ بنانا شروع کر دیتا ہے۔

علامات:

یہ مادہ یعنی سودائے احتراقی خالص صفراء کی کمی یا خون کی حرارت کے فناہ یا بلغم ورطوبت کے ترشح اور کثرت پیدائش سے جب غلیظ وگاڑھا ہو جانے سے انجمادی حالت یا سودائیں بدلتا ہے تو اولاً ورم کی ابتداً مغز بادام کے مشابہہ یا اس سے بھی چھوٹا اور بعدہ کافی بڑی بڑی جگہ کو گھیر لیتا ہے جو مختلف طبقہ خیالی اور مختلف مشاغل حیات میں مصروف لوگوں کے ان ہی اعضاء کو اپنی آماجگاہ بناتا ہے جو سب سے زیادہ متحرک رہتے ہیں لیکن پھر بعض حالات کی بناپر یا توان سے اتنی حرکت کا کام نہیں لیا جاتا یا پھر خون کی حرارت انہیں گرمانے سے عاجز آجاتی ہے مثلاً مقررین اور مفتیوں کے گلے، مری، حنجرہ پھیپھڑوں اور سینہ وغیرہ ، مفکرین اور سوچ وبچار کرنے والوں کے حوالیٔ دماغ اور قلب وجگر کے ارد گرد، اہل حرفت کے بالائی مغابن میں، فوج اور پولیس سے متعلق ان لوگوں کے زیریں مغابن واطراف میں جو پیدل سفر کرتے ہیں، دودھ پلانے والی عورتوں کی چھاتیوں میں اور جھاڑ پونجھ اور بازوؤں سے ہر وقت اور زیادہ کام لینے والوں کی بالائی اطراف میں اسی طرح معدہ اثنا عشری امعاء وقولون جگر وطحال وگردہ میں ان لوگوں کو جو پرُخور اور چٹ پٹی غذاؤں کے عادی ہوں مقامِ ماؤف (خواہ ظاہری اعضاء میں ہو یا باطنی احشاء میں) ابھرا ہوا سخت اور خشک ہوتا ہے ابتداً مختلف قسم کی رسولیاں ہوتی ہیں جو آہستہ آہستہ سخت ومحجر ہو جاتے ہیں مقام ماؤف ابتداً رنگت میں نیلا شکل میں گول یا بیضوی اور چھونے سے کسی قدر گرم معلوم ہوتا ہے پھر کیکڑے کی ٹانگوں کی مانند سرخ وسبز رگیں نمودار ہو جاتی ہیں اور ایک جڑ جو اندرونی کہلاتی ہے بدن کے اندر گھستی چلی جاتی ہے جب سرطان زخمی ہو جاتا ہے تو اس کا زخم سیاہ ہو جاتا ہے اور بعض اوقات

سفیدی سرخی مائل اور کبھی سبزی مائل بھوری رنگت (حسبِ ماحول واسباب) ہوتی ہے اور دیگر عضلاتی علامات نمایاں ہو جاتی ہیں اب زخم کے کنارے موٹے اور سرخ یا سبز اور باہر کی جانب مڑے ہوئے ہوتے ہیں اور زخم سے بدبودار پانی رستا رہتا ہے اور درد کا احساس بھی ہونے لگتا ہے۔

علاج:

سرطان یا کینسر فرنگی پروپیگنڈہ کی وجہ سے اگرچہ مریض ومعالج ہر دو کو مایوسی وناامیدی کی وادیوں میں لے جاتا ہے لیکن تاہم انتہائی خوفناک اور عسر العلاج معلوم ہونے والا یہ مرض لاعلاج ہر گز نہیں بلکہ معالج کی حاضر دماغی اور علم وفن طب سے بنیادی اصولی واقفیت بھی ہو تو 4,3 ماہ کے عرصہ میں ہر درجے پر اسے ناصرف کنٹرول بلکہ نیست ونابود کیا جاسکتا ہے اور ہمارے درج ذیل نسخے ان شاء اللہ اس کا الشافی العلاج اور ان کا استعمال کامیابی کا راز ہے۔اس مرض یا ایسے ہی دیگر امراض کے لئے ایسے نسخہ جات کی طرف رجوع کرنا جو فرنگی ذہن اور تحقیقات سے متاثر ہو کر تجویز کئے گئے ہوں اور ان میں حلال وحرام کی تمیز بھی ملحوظ نہ رکھی گئی ہو مریض کو ہلاکت میں ڈالنے اور مرض کو پیچیدہ تر بنانے کے مترادف ہے ل ہمارے بعض نادان معاصرین اور فن ناآشنا خود نما احباب سرطان کے مریضوں کو خنزیر جیسی خبیث وناپاک چیز کا گوشت استعمال کرنے کا اندرونی وبیرونی طور پر نہ صرف مشورہ دیتے ہیں بلکہ اپیلیں کراتے ہیں اور اسے صدقہ جاریہ سے تعبیر کرتے ہیں اور کچھ لوگ حیوانی اغذیہ گوشت، گھی اور دودھ کا استعمال نہ صرف نقصان دہ بلکہ مرض کا سبب واصلہ بیان کرتے ہیں یہ دونوں باتیں غلط اور پایہ تحقیق سے عاری ہیں انہیں معلوم ہونا چاہئے کہ مرض سرطان میں ظاہری وباطنی ہر دو لحاظ سے اضطراری کیفیات طاری نہیں ہوتیں۔ جن میں ایسی اشیاء کا استعمال جائز وروا رکھا جاتا ہے پھر ان دوستوں کو یہ بھی یقین نہیں کہ واقعی اس کا استعمال مفید بھی ہے یا کہ نہیں اس پر محض ایک گمان ہے پھر ایسے علاج کے مقابلہ میں ہر پکا وسچا مسلمان ہر مصیبت برداشت کرنے بلکہ وہ موت کو ترجیح دینے کو تیار ہے کہ وہ حرام اشیاء کو اپنی غذا ودوائ میں شامل کرے جسکو اس کے اللہ اور رسولؐ نے حرام قرار دیا ہو اور اسے یہ بھی معلوم ہونا چاہئے کہ دکھ اور تکلیف کو اس حالت میں رضائے الٰہی کی خاطر برداشت ، صبر کرنا جبکہ جائز وحلال ذرائع مسدود ہوں بلندی درجات اور کفارہ گناہ کا موجب بن جاتا ہے پھر یہ بھی معلوم ہونا چاہئے کہ کسی ناپاک اور پلید چیز کا اچھا سا نام رکھ دینے سے وہ ہرگز پاک اور اچھی نہیں ہوتی ہے اور نہ ہو سکتی ہے مثلاً اگر کسی شخص کو سعید کہہ کر پکارا جائے تو ضروری نہیں کہ وہ واقعی صاحبِ سعادت ومبارک بھی ہو اور اس سے کوئی فرد فیض یاب بھی ہو بلکہ عین ممکن ہے کہ وہ گرگِ اندر پوستین برہ ہو جو ہر زمان اندر کمین برہ ہو اور ایسے افراد ہر حال میں انتہائی نجس وناپاک خصلت ہی رہیں گے بشرطیکہ ان کا باطن پاک نہ ہو،اسی طرح اگر کسی شریر ومنافق وفاسق کو رشید کہہ کر پکاریں تو بھی رشد وہدایت کے بجائے دنیا میں اس سے گمراہی وبے اصولی، بے غیرتی وبے حیائی ہی پھیلے گی اور انسانیت کو عزت ووقار استفادہ ومفاد کی بجائے ذلت وادبار (رسوائی، شکست) کے سوا کچھ نہ ملے گا سو معلوم ہونا چاہئے کہ سود کو اسی طرح حرام قرار دیا ہے جس طرح خون اور مردہ کو۔یہ اشیاء اس لئے حرام ہیں کہ ان کا استعمال اخلاقی وروحانیت پر برا اثر ڈالنے کے علاوہ صحت وتندرستی اور جسمانی اعضاء وانسجہ پر بھی انتہائی برے اور زہریلے اثرات مرتب کرتا ہے اور مردار،خون اور سؤر کے گوشت میں زہروں کا وجود تسلیم شدہ ہے مثلاً وہ خانہ بندوش اقوام ونسلیں جو ہند وپاک اور دیگر ممالک میں موجود ہیں،اور مردار وغیرہ حرام وغیرہ وناجائز ومکروہات استعمال کرتی ہیں ان کے اخلاق وغیرہ سے باآسانی اندازہ کیا جاسکتا ہے اور خون پینے والوں کی وحشت ودرندگی اور سؤر کا گوشت استعمال کرنے سے جو بے غیرتی ودیوثی پیدا ہوتی ہے وہ سؤر کھانے والی نام نہاد مہذب قوموں کی فحاشی ناجائز تعلقات، عریانی کی بدولت کسی دلیل کی محتاج نہیں۔جو لوگ ایسی حرام اشیاء کے استعمال پر دانستہ یا نادانستہ ابھارتے یا ترغیب دیتے ہیں دراصل وہ خود غیر مہذب،وحشی، غیرت سے عاری اور گرے ہوئے اخلاق کے مالک بھی ہو سکتے ہیں وہ الہامی وآسمانی مذاہب وانبیاء کرام علیہم السلام کی تعلیمات حقہ سے روگردانی کرنے والے ہیں ورنہ اللہ تعالیٰ کی آخری کتاب تمام ذی شعور مخلوق کی

حتمی ضابطہ حیات قرآنِ کریم میں سورۃ البقرہ آیت ۱۷۳، سورۃ الانعام آیت ۱۴۶، سورۃ النحل آیت ۱۱۵ اور سورۃ المائدۃ آیت ۳ میں واضح طور پر ممانعت ہے اور غیر اللہ کے نام پر ذبح کے علاوہ سؤر، خون اور مردار کے بارے میں حرمت، آئی ہے، ۱۷:۱۵ میں خون کی حرمت (۷:۲۶) میں اور سؤر کی حرمت ۱۱-:۷ میں، حضرت موسیٰ علیہ السلام کی شریعت میں بھی ہے اسی طرح حضرت عیسیٰؑ ابنِ مریم علیہ السلام کے کلام میں بھی سؤر کو پلید ہی قرار دیا گیا ہے جیسے اپنے موتیوں کو سؤروں کے سامنے مت پھینکو (متی ۷:۶)، سؤروں کے چرانے کا بھی برے پیرایہ میں ذکر ہے بحوالہ (لوقا ۱۵:۱۵) بار بار گناہوں میں مبتلا ہونے والے سؤر کے مشابہہ ہیں بحوالہ بیان القرآن حاشیہ نمبر ۱۲۵، اب بھی اللہ تعالیٰ جانے ایسے لوگ کیوں حرام اشیاء کی ترغیب دے کر اپنے پیٹوں میں آگ بھرتے اور قیامت کے دن اللہ کی ذات سے شرف ہم کلامی سے محروم، اور سنوار و تزکیہ سے دور رہ کر دکھ دہ عذاب کے مستحق بن رہے ہیں پھر قطع نظر ان حقائق حقہ کے (اگرچہ کسی سلیم الطبع کو مزید دلیل کی ضرورت باقی نہیں رہتی) تاہم اگر کوئی تجربات و مشاہدات ہی کو بنیاد قرار دیتا ہے تو قدیم، جدید اطباء و حکماء کے تجربات اس امر کے شاہد ہیں کہ خنزیر کے گوشت سے بے شمار پیچیدگیاں پیدا ہو جاتی ہیں اور سرطان یا سرطانی مزاج و زہر والے مریض کو اس کے استعمال سے اپنے طور پر مرضات میں اسی طرح اضافہ کرتے چلے جائیں گے جس طرح کسی بہت بڑے الاؤ میں خشک لکڑیوں کے گھٹے ڈالنے سے اس کے شعلوں کو مزید ہوا دینا اور تقویت بخشنا ہوتا ہے۔ محیط اعظم جلد نمبر ۲ میں خنزیر کے بارے میں تحریر ہے کہ آں حیوانے است بسیار کثیف و نجاست خوار و بد شکل...... آں حیوانِ کثیر اور طوبت است و...... گویند گوشت آں مورث حرص شدید و خوف و فساد عقل و زوال حیا و غیرت و مروت و حمیت و باعث تخمثی است...... مؤلد خلط غلیظ فرع، و مواث صداع مزمن ود اُالفیل واوجاع مفاصل و فسادِ معدہ وغیرہ امواِر ذمیہ مذکورہ است و گویند مصلح آں خمر است...... از قبیل علاج فاسد یا فاسد تر و گویند گوشت آں مغثی بطی الانحدار از معدہ است۔ اب جو چیز رطوبات کثیرہ کی حامل، شدید حرص پیدا کرنے والی، غلیظ لیسدار اخلاط پیدا کردہ، پرانی درد سر، داُالفیل، جوڑوں کے درد، معدہ کی خرابی اور معدہ سے دیر بعد اترنے والی (دیر ہضم) ہو، از روئے علاج فاسد تر ہو وہ سرطان کی علامات اور زہر میں شدت تو پیدا کر سکتی ہے ان میں افاقہ ہر گز نہیں کر سکتی شفاء تو بڑی دور کی بات ہے پھر حضور ختمی مرتبتؐ کا ارشاد ہے کہ کسی بھی حرام چیز میں شفاء نہیں ہے۔ شیخ کے خیال میں سؤر کا گوشت اگرچہ غذائے قوی بالزوجت و غلیظ ہے تاہم تمام غلیظ گوشت وسواس پیدا کرتے ہیں (بسبب اس تخفیف کے جوان میں پیدا ہوتی ہے) اور طحال کو گندہ کر دیتے ہیں اور ہر وہ گوشت جو غلیظ ہو خواہ گائے جیسی حلال چیز کا کیوں نہ ہو اس کا تسلسلِ استعمال اورام سخت سوداوی اور سرطان (کینسر) تر کھجلی خراب قسم کی داد اور جذام پیدا کر دیتا ہے اس طرح داُالفیل اور دوالی بھی کثرت سے ہوتی ہے اور ہر غلیظ اور سمین (چربی) والے گوشت کا بقول شیخ یہی خاصہ ہے پھر سؤر کا گوشت نہ جاذب ہے نہ ملطف نہ ہی سریع النفوذ جبکہ سرطان کے علاج میں جالی، جاذب، ملطف اور سریع النفوذ اشیاء کی ضرورت ہوتی ہے پھر سرطان رحمی، معدی، امعائی، احشائی اور پھیپھڑہ وغیرہ اندرونی اعضاء میں بیرونی طور پر اس کا قیمہ کس طرح مفید ہو سکتا ہے یہی تفاوت راہ از کجاتا بہ کجا است مزید براں غور فرمائیں جملہ علامات جو شیخ نے بیان کی ہیں وہ بھی سب سرطان سے متعلق اور اس کی ابتدائی علامات ہیں جو بگڑ کر سرطان پیدا کر دیتی ہیں جذام تو گویا سارے جسم کا کینسر ہے جس میں اعضاء بھی جھڑنے اور گرنے لگتے ہیں سرطان میں یہی کچھ ہوتا ہے کہ حرارت غریزی بجھنا شروع ہو جاتی ہے غدد جاذبہ و طحال کے فعل میں نقص پیدا ہو کر غلیظ؛ لیسدار رطوبات باردہ میں، کمی ئ حرارت کی وجہ سے انضاج نہیں ہوتا اور دروں فراز غدد کے افعال بے قاعدہ ہو جاتے ہیں پھر جو چیز خود قاطع حرارت ہو وہ اس مرض کا علاج تو ہر گز ہر گز نہیں ہو سکتی جس کا مداوا بھی تولید حرارت ہو۔ علاوہ ازیں حرص، خوف و فساد اور زوالِ عقل، حیائ غیرت و مروت و حمیت کے خاتمہ اور غشیان کا باعث بننے کے علاوہ ہیجڑا بناتی ہو، اور کونسا انسانی جوہر باقی رہ جاتا ہے جسے وہ

پیدا کر کے مفید ثابت ہو گی جو لوگ حیوانی روغن کو اس مرض کا سبب قرار دیتے اور اس کی جگہ مصنوعی گھی کو مفید خیال کرتے ہیں وہ حیاتیات (فزیالوجی، بیالوجی) اور فعلیات (طبیعات) کے علوم سے بالکل کورے اور خالی الذہن ہیں معلوم ہونا چاہئے کہ معدنی ونباتاتی ادویہ واغذیہ کے مقابلے میں حیوانی اغذیہ انسانی مزاج کے مطابق زیادہ قریب اور مفید ترین ہیں پھر حیوانی مکھن، گوشت اور چربی زبردست مؤلد حرارت ہیں اور حرارت کی پیدائش ورکاوٹ اس مرض کا شافی علاج ہے بلکہ اصل وجہ یہ ہے کہ امریکی لوگ جاپانیوں کی نسبت تعیش پسند اور آرام طلب ہیں دوسرے وہاں ماحول ایسا ہے کہ رطوبات میں انجماد (Freezing) ہو جاتا ہے دوسرے ۳۵ سے پچاس سال کی عمر میں ویسے ہی جسمانی حرارت کم اور خشکی وعارضی رطوبات کا غلبہ ہو جاتا ہے اسلئے ایسی اعمار وماحول میں یبوست زیادہ رونما ہوتی ہے حیوانی گوشت اور گھی کے مسلسل استعمال سے اس مرض کا بہت جلد خاتمہ ہو جاتا ہے اس کے علاوہ عورتوں میں خشکی بڑھنے سے ہی حیض جلد جلد آتا اور تادیر رہتا ہے حرارت ورطوبت سے کبھی ایسا نہیں ہوتا نہ ہو سکتا ہے جسے روزانہ تجربات کی روشنی میں باآسانی سمجھا جا سکتا ہے۔

نسخہ: اگر سرطان متقرحہ نہ ہو تو ہمارا یہ نسخہ کینسر کا شافی علاج ہے۔ ان شاءاللہ!

ھوالشافی: رائی ۱۵ تولہ، تنکار ۹ تولہ، حب السلاطین ۱ تولہ، نیلا تھوتھا ۱ تولہ، شیر عشر ۱ تولہ۔

ترکیب تیاری: اول جمالگوٹہ کے مغز نکال کر بلا مدبر کئے اصلی حالت میں کھرل کریں حتیٰ کے لئی سی بن جائے معدنی نیلا تھوتھا ملا کر دونوں کو خوب ملالیں پھر شیر عشر ملا کر حل کریں اب سوہاگہ سفید خام اور آخر پر رائی کوفتہ بیختہ ملا کر دو گھنٹہ خوب کھرل کر لیں اور نخودی حبوب بنالیں فی خوراک ۱ تا ۲ گولی دن میں چار بار ہمراہ آب نیم گرم یا قہوہ دیں اور اسی دواء کا مقام ورم پر دن میں دو یا تین بار ضماد بھی کریں بہت جلد ورم تحلیل ہو کر مکمل صحت ہو گی ٹکور کر سکتے ہیں۔

گوشہ اطفال

امراض الاطفال

نوٹ: محترمہ طبیبہ میمونہ رفیق صاحبہ "شِفَاءُ الدَّھر" میں امراضِ نسواں اور امراض الاطفال کے متعلق لکھا کریں گی۔ بہنوں، بیٹیوں سے درخواست ہے کہ اپنے طبّی مسائل لکھ کر بھیجیں۔ زچہ وبچہ کے مسائل کا حل، علاج اور مفید مشورے تحریر کر دیئے جائیں گے۔ (مراسلہ کے اوپر "گوشۂ اطفال" لازمی لکھیں۔ از۔ ادارہ)

بچوں کے امراض کی پہچان کیسے کریں؟ (قسط 3)

۴۔ اگر بچے کی زبان میلی ہو یا اس کو پاخانہ بدبودار سیاہی مائل اور خشک آئے یا اس کے منہ کے قریب بل پڑ جائیں تو یہ سمجھیں کہ اس کے پیٹ میں خلل ہے۔ پیٹ کے درد میں بچہ گھٹنے سکیڑ لیتا ہے اور بھویں چڑھا لیتا ہے۔ ۵۔ اگر بچے کے پیشاب میں سفید تلچھٹ بیٹھ جائے تو یہ سمجھیں کہ اس کا ہاضمہ خراب ہے اور اگر پیشاب کا رنگ سرخ ہو تو یہ سمجھیں کہ اسے بخار آنے والا ہے۔ ۶۔ اگر بچہ نیند میں دانت پیسے اور ناک کھجائے یا پاخانہ یا پیشاب کی جگہ بہت ملتا رہے تو یہ سمجھیں کہ اس کے پیٹ میں چرنے یا چونے ہیں۔ چھوٹے بچوں کو ذرا ذرا سی شکایت پر دوائی دینا مناسب نہیں بلکہ ماں اور بچہ کی غذاء کا مناسب انتظام کرنا چاہئے اگر پھر بھی شکایت رفع نہ ہو تو پھر دوائی علاج کریں۔ بچوں کو دواء دینے کے بارے میں اس بات کو یاد رکھیں کہ دواء خوش ذائقہ اور خوش رنگ ہو اور اس کی مقدار بچے کی عمر کے تناسب سے ہو۔ بچے کو تیز مسہل یا کوئی زہریلی یا نیند لانے والی دواء ہر گز نہ دیں، مجبوراً اگر دینی ہو تو نہایت احتیاط سے دینی چاہئے۔ دواء اگر سیال ہو اور بشکل شربت دی جائے تو بہتر ہو گی۔

نوٹ: شیر خوار بچوں کے علاج میں اس بات کو یاد رکھیں کہ اس کی ماں یا دایہ کو بھی ضرور دواء پلانا اور پرہیز کرانا چاہئے۔ کیونکہ بذریعہ ماں کے دودھ بچے میں غذاء اور دواء کی تاثیر ہوا کرتی ہے۔ (جاری ہے)

گوشہ خواتین

امراضِ نسواں

نوٹ: محترمہ طبیبہ نگہت فاطمہ سپرا "ماھنامہ شِفَاءُ الدَّھر" میں امراضِ نسواں اور امراض اطفال کے متعلق مفید مشورے دیا کریں گی ان شاءاللہ! اس لئے بہنوں، بیٹیوں سے التماس ہے کہ اپنے مسائل لکھ کر بھیجا کریں۔ (مراسلہ کے اوپر "گوشۂ خواتین" لازمی لکھیں۔ از۔ ادارہ)

بندش حیض: نام اردو: حیض کا بند ہو جانا۔ طبّی نام: احتباس حیض

اسباب: عورت کا بلغمی یا صفراوی مزاج ہونا، رطوبات جسم بڑھ جانا، لحیم شحیم ہونا، کمی خون، سیلان الرحم، پردہ بکارت میں خلقی سوراخ ہی نہ ہونا، منصوبہ بندی کی غلط ادویات کا استعمال، سرد اشیاء کا استعمال وغیرہ۔

قانون مفرد اعضاء اور بندش حیض کی حقیقت

قانون مفرد اعضاء جب حیض آنے اور حیض بند ہو جانے کے متعلق اسباب بیان کرتا ہے تو اس کے متعلق ایک قانون پیش کرتا ہے جو کچھ اس طرح بیان کیا گیا ہے۔ جب حیض درست حالت میں آتے ہیں تو عورت کے جسم خصوصاً رحم کے عضلات میں تحریک خشکی اور رطوبات کی کمی ہوتی ہے اس کے برعکس جب حیض بند ہو جاتے ہیں تو عورت کے جسم میں خصوصاً رحم کے اعصاب میں تحریک، رطوبات کی کثرت ہوتی ہے۔ دوسرے لفظوں میں یوں سمجھ لیں کہ جب خون حیض آتا ہے تو رطوبات کی کمی اور خشکی کی زیادتی ہو جاتی ہے اور جب حیض بند ہوں تو رطوبات کی کثرت اور خشکی کی کمی ہو جاتی ہے لہٰذا بندش حیض کی تکلیف اس وقت ہو گی جب رطوبات کی کثرت ہو گی۔

نوٹ: زیادہ تر لوگ حیض آنے کے اسباب گرم اشیاء کو سمجھتے ہیں اور گرم اشیاء کے استعمال سے ڈرتے ہیں لیکن حقیقت اس کے برعکس ہے حیض خشکی کی علامت ہے ڈر کی وجہ سے سرد چیزوں کا زیادہ استعمال رحم میں سوزش کا باعث بنتا ہے۔ جس کی وجہ سے بندش حیض درد اور تنگی سے حیض آنے کا سبب بنتی ہیں۔

بقیہ صفحہ نمبر 9

پیک دودھ کینسر کا سبب بن سکتا ہے

تفصیلات: انٹرویو[1]: عبد المنعم فائز، ندیم الرشید ضبط و ترتیب: راشد محمود

- قدرتی اور مصنوعی دودھ سے متعلق چشم کشا حقائق؟
- تازہ دودھ کی زندگی کتنی ہوتی ہے؟
- پیکنگ والا دودھ اگر کینسر کا باعث ہے تو پھر متبادل کیا ہے؟
- 7 قسم کے کیمیکل دودھ پر کیا مثبت یا منفی اثرات ڈالتے ہیں؟
- "ایمبریو" کے استعمال سے آسٹریلین گائے کیسے 55 تا 80 دودھ دینے لگی ہے؟ اس کے علاوہ دیگر حیرت انگیز انکشافات جاننے کے لیے آیئے! پاکستان کے مشہور ڈیری فارمر جمیل میمن: سے ملاقات کرتے ہیں!

شریعہ اینڈ بزنس: سب سے پہلے آپ کا تعارف چاہیں گے؟

جمیل میمن: 1978ء میں انٹر پاس کرنے کے بعد ملازمت شروع کردی۔ والد صاحب بھی ملازمت پیشہ تھے۔ 3 سال تک جوڑیا بازار میں ملازمت کرنے کے بعد 1981ء سے وہاں بروکری کی۔ 1991ء میں بروکری کو بھی خیر باد کہتے ہوئے ڈیری فارم سے منسلک ہوگیا۔ ڈیری فارم کا آغاز 400 بھینسوں سے "سندھ ڈیری فارم" کے نام سے کیا، جو آج الحمد للہ 9 سے 10 ہزار بھینسوں پر مشتمل ہے۔ ابتدا میں تو مکمل بھینسیں ہی تھی، لیکن اب بھینسیں اور گائیں دونوں ہیں۔

شریعہ اینڈ بزنس: ڈیری فارمنگ کو اختیار کرنے کی کوئی خاص وجہ؟

جمیل میمن: جانور پالنا سنت نبوی ہے۔ اس پیشے میں بڑی برکت ہے۔ یہ ایک حلال کاروبار ہے۔ حلال کمانا ضروری بھی ہے اور ثواب کا کام بھی۔ سود میں جکڑی معیشت سے بھی چھٹکارا ملتا ہے۔ دودھ ایک نہ ختم ہونے والا کاروبار ہے۔ 2 سے 3 کروڑ آبادی والے شہر کراچی میں دودھ کی بہت مانگ ہے۔ کراچی کے عوام تازہ دودھ پینے کے عادی ہیں۔ میڈیا کے زور پر عوام کا اب پیکنگ والے دودھ کی طرف کسی قدر رجحان مائل ہوگیا ہے۔ یہ لوگ پبلسٹی کی وجہ سے 6 فیصد زیادہ شیئر زلے گئے ہیں۔

شریعہ اینڈ بزنس: ڈیری فارمنگ "میں سندھ ڈیری فارم" کو کیا مقام حاصل ہے؟

جمیل میمن: سندھ ڈیری فارم اب 65 ایکڑ کے رقبے پر پھیل چکا ہے۔ اس میں جانوروں کی تعداد 9 سے 10 ہزار ہو گئی ہے۔ روزانہ کی بنیاد پر دودھ کی مقدار 42 ہزار کلو ہے۔ یہاں عملے کی تعداد 450 ہے۔ فارم کا دودھ صرف کراچی میں سپلائی ہوتا ہے۔ کیونکہ تازہ دودھ کو ایکسپورٹ کرنے کے لیے برف، کیمیکل اور چلر وغیرہ کا استعمال کیا جاتا ہے، جو ہم نہیں کرتے۔

شریعہ اینڈ بزنس: پاکستان کی معیشت میں لائیو اسٹاک کا حصہ کتنے فیصد اور اس کا حب کہاں واقع ہے؟

جمیل میمن: پاکستان کی معیشت میں لائیو اسٹاک کا حصہ 24 فیصد ہے۔ دنیا بھر میں لائیو اسٹاک کا سب سے بڑا مرکز کراچی میں "لانڈھی کیٹل کالونی" ہے۔ جہاں صرف دودھ دینے والی بھینسیں اور گائیں 4 سے 5 لاکھ کی تعداد میں ہیں۔ جانوروں کی روز بروز بڑھتی ہوئی تعداد کے پیش نظر لانڈھی کیٹل کالونی میں مزید جانوروں کو رکھنے کی گنجائش نہیں رہی، جس کے باعث اب یہ سلسلہ کراچی کے اطراف میں بڑھنے لگا ہے۔ حالیہ رپورٹ کے مطابق کراچی میں دودھ دینے والی بھینسیں اور گائیں 10 لاکھ سے تجاوز کر چکی ہیں۔

شریعہ اینڈ بزنس: ڈیری فارموں سے دودھ کی ترسیل کیسے ہوتی ہے؟

جمیل میمن: ڈیری فارموں والے مڈل مین کو دودھ دیتے ہیں۔ اس کام میں مڈل مین کا 90 فیصد حصہ ہوتا ہے۔ انہوں نے اپنی گاڑیاں اور افراد رکھے ہوتے ہیں۔ پھر مڈل مین آگے ملک شاپس تک یہ دودھ پہنچاتے ہیں۔ ڈیری

---

[1] یہ انٹرویو ہفت روزہ "شریعہ اینڈ بزنس" میں شائع ہوا تھا۔ جیسا کہ نام سے ظاہر ہے، یہ ہفتہ روزہ ضروریاتِ زندگی (کھانے، پینے، پہننے) کی حلت و حرمت کو شریعت کی روشنی میں اچھے اور آسان انداز میں واضح کرنے اور درست تجارتی اقدامات و ترقی کو معاشرہ میں بخوبی پیش کرنے والا ادارہ ہے، اس ادارہ نے (مذکورہ نام سے) انٹرویو کیا اور ہفتہ روزہ 'شریعہ اینڈ بزنس' میں شائع کیا، استفادہ اور معلومات عامہ کیلئے ادارہ SSF شائع کر رہا ہے

فارموں سے تازہ دودھ ڈیڑھ گھنٹے کے اندر اندر ملک شاپس تک پہنچ جاتا ہے۔ کراچی میں ملک شاپس 22 ہزار سے زائد ہو چکی ہیں۔

شریعہ اینڈ بزنس: دودھ کی زندگی کتنی ہوتی ہے؟

جمیل میمن: دودھ کی زندگی اللہ تعالیٰ نے 4 گھنٹے رکھی ہے۔ اس کے بعد دودھ پھٹ جاتا ہے۔ اس کو مزید دیر پا بنانے کے لیے فریج، برف اور چلر کا استعمال کیا جاتا ہے۔ چلر دودھ کو 4 سینٹی گریڈ پر ٹھنڈا کرتا ہے، جس کی وجہ سے دودھ کی زندگی 4 گھنٹے سے بڑھ کر 16 گھنٹے تک ہو جاتی ہے، جبکہ برف اور فریج میں 44 سینٹی گریڈ پر رکھا جاتا ہے، جس کے بعد دودھ کی زندگی 8 سے 10 گھنٹے بڑھ جاتی ہے اور کیمیکل مختلف قسم کے ہوتے ہیں اور ٹائمنگ بھی جدا جدا دیتے ہیں، لیکن کیمیکل جتنے زیادہ استعمال کیے جائیں گے دودھ اتنا ہی گاڑھا اور مضر ہو گا۔

شریعہ اینڈ بزنس: چرچا ہے کہ ڈبے کا دودھ تمام جراثیم سے پاک اور توانا ہوتا ہے، جبکہ عام دودھ کے دوہنے میں احتیاط نہیں کی جاتی؟

جمیل میمن: معصوم عوام کو میڈیا کے زور پر بے وقوف بنایا جا رہا ہے۔ ہر لمحہ، ہر چینل پر ٹی ملک کی ایڈ چل رہی ہے۔ عوام کو زبردستی خشک دودھ کی طرف لایا جا رہا ہے۔ یاد رکھیے! خالص تازہ، قدرتی دودھ میں اتنی بچت نہیں ہے کہ اس سے 4 ارب سالانہ ایڈورٹائزنگ کا بجٹ نکالا جا سکے۔ تازہ دودھ تو نسل در نسل سے چلتا آ رہا ہے اور ہمارے آباؤ اجداد زیادہ صحت مند تھے یا آج کی نسل؟ کون ڈبے کا دودھ پیتا تھا اور کون تازہ؟ یہ بات سب کے سامنے ہے۔

شریعہ اینڈ بزنس: بعض حضرات اعتراض کرتے ہیں کہ گوالے دودھ میں جوہڑ کا پانی ملاتے ہیں گندگی اور مکھی کسی بھی قسم کی احتیاط نہیں کرتے؟

جمیل میمن: یہ ہم پر اعتراض ہے کہ گوالے کا دودھ گندا ہے، جوہڑ کا پانی شامل کیا جاتا ہے۔ مکھی کے بارے میں تو حدیث مبارکہ میں آیا کہ مکھی اگر کسی چیز میں گر جائے تو اس کو نکال کر اس کا دوبارہ ایک پر ڈبو کر اس کو باہر پھینک دیا جائے۔ سوال یہ ہے ہم لوگ احتیاط نہیں کرتے تو دودھ پیک کرنے والی کمپنیاں دودھ لیتی کہاں سے ہیں؟ ہمارے قریب میں "ایک مشہور کمپنی" والے روزانہ سوا لاکھ لیٹر دودھ کی پیکنگ کرتے ہیں، لیکن ان کے پاس اپنی ایک بکری بھی نہیں ہے، جبکہ انہوں نے انڈسٹری لگانے سے پہلے یہ حلف اٹھایا تھا کہ ہم دودھ کی پیداوار کے لیے اپنا انتظام کریں گے، مگر آج تک ان کے پاس کچھ نہیں۔ دودھ پیک کرنے والی تمام کمپنیاں یہ بات بخوبی جانتی ہیں کہ اگر ہم اپنے جانور خود پالیں تو کتنی مشکلات اٹھانی پڑیں گی؟

ظلم یہ بھی ہے کہ وہ دودھ ہم سے لے کر ہم ہی کو مارتے ہیں۔ دنیا میں لائیو اسٹاک کا سب بڑا حَبّ "لانڈھی کیٹل کالونی" والے تو ایک ارب کی بھی ایڈ نہیں چلا سکتے۔ مگر ان کمپنیوں کے پاس 4 ارب سالانہ کا ایڈورٹائزنگ کے لیے بجٹ کہاں سے آتا ہے۔

شریعہ اینڈ بزنس: دودھ دوہنے کے قدیم اور جدید طریقوں کے فوائد اور نقصانات کیا ہیں؟

جمیل میمن: گائے کو دوہنے کے لیے تو یورپ نے مشین ایجاد کرلی، لیکن بھینس کو دوہنے کے لیے ابھی تک کوئی مشین ایجاد نہیں ہوئی۔ گائے کو دوہنا آسان ہے۔ اس کو دوہتے وقت اتنی طاقت خرچ نہیں کرنی پڑتی۔ نرمی، آسانی اور سہولت کے ساتھ آدمی دوہ لیتا ہے، اس کے برعکس بھینس کو دوہتے وقت کچھ نہ کچھ مشقت سے ضرور دوچار ہونا پڑتا ہے۔ بھینس کا دودھ دوہنے کے وقت گوالے کی کچھ نہ کچھ توانائی تو ضرور صرف ہو گی جس کا اثر دودھ میں شامل ہو سکتا ہے، لیکن دودھ ابال لینے کے بعد وہ اس قسم کے جراثیم سے پاک ہو جاتا ہے۔

- **ایلومینیم فوائل پیکنگ میں کینسر کے اثرات، کثرت سے پینے والے جلد کینسر کے مرض میں مبتلا ہو جاتے ہیں**

. میلامائن کا 4 سال قبل چائنا میں پر لیٹر صرف NG2 کا پروف ملا تو چائنا نے اس کے تیار کرنے والے 9 مالکان کو پھانسی دے دی۔ پھر آج تک وہاں دودھ میں میلامائن استعمال نہیں ہوا

. آسٹریلین گائیں 8 گھنٹے کے وقفے کے ساتھ ایک دن میں 55 کلو تک دودھ دیتی ہیں

شریعہ اینڈ بزنس: کس حد تک درست ہے کہ پیکنگ کا دودھ غذائیت سے بھرپور اور ہائی جینک ملک ہوتا ہے؟

جمیل میمن: دودھ دوہے جانے کے بعد جب کمپنیاں تازہ دودھ اکٹھا کرنا شروع کرتی ہیں تو دودھ کی زندگی تو وہیں پوری ہو جاتی ہے، کیونکہ 6 سے 8 گھنٹے کے سفر کے بعد دودھ پیکنگ سینٹرز تک پہنچتا ہے اور دودھ کی اپنی زندگی

صرف 4 گھنٹے ہوتی ہے۔ پھر کمپنیوں والے اس کو دیر پا بنانے کے لیے اس میں کیمیکل ڈالتے ہیں، جس کے باعث دودھ سینٹر میں پہنچتے پہنچتے زہر بن چکا ہوتا ہے۔ مزید ظلم یہ کہ کمپنیوں میں دودھ پہنچ جانے کے بعد "دودھ غذائیت سے بھرپور نہیں ہوتا" بلکہ غذائیت کو کریم کے نام پر نکال لیا جاتا ہے۔ یہ کریم باہر کے ممالک میں بٹر ملک (Butter Milk) کے نام سے ایکسپورٹ ہو جاتی ہے۔ باقی رہ جاتا ہے پھوک، اس میں پاؤڈر اور 6 سے 7 قسم کے کیمیکل مکس کر کے اس کو گاڑھا کیا جاتا ہے۔ یہ ہے ہائی جینک ملک کی کہانی! جس میں دودھ نہیں بلکہ ہے پانی اور ہم اسے White Milk نہیں بلکہ White Metirl کہتے ہیں اور اس کو ہائی جینک ملک کے نام سے متعارف کروایا جاتا ہے، جبکہ اس کے اندر تو کچھ رہا ہی نہیں۔

شریعہ اینڈ بزنس: کیا Milk UHT (Ultra Heated Treated Milk) فروخت کرنے کی کھلے عام اجازت ہے؟

جمیل میمن: پوری دنیا میں Milk UHT (الٹرا ہیٹڈ ٹریٹڈ ملک) کو کیمپنگ ملک کا نام دیا گیا ہے۔ UHT Milk کو دنیا میں اس لیے متعارف کروایا گیا کہ یہ لوگ اس کو صرف مجبوری کی حالت میں ایک فیصد کی حد تک استعمال کر سکتے ہیں۔ کبھی کسی علاقے میں آسمانی آفت آجائے یا علاقے میں دودھ کا قحط پڑ جائے تو دور دراز کے علاقوں میں دودھ پہنچانے کے لیے اس طریقے کو اختیار کیا جاتا ہے۔ دودھ کا نام کیمپنگ ملک بھی اس لیے رکھا گیا کہ کسی مقام پر لوگ ایمرجنسی کی صورت میں کیمپوں میں زندگی بسر کر رہے ہیں۔ حکومت یا فلاحی اداروں کے پاس ایسے وسائل نہیں ہیں کہ دودھ کو لوگوں تک پہنچایا جائے۔

شریعہ اینڈ بزنس: UHT MILK اور Tea Wihtner کے کثیر استعمال سے کینسر میں مبتلا ہونے کا خوف کیوں ہے؟

جمیل میمن: آپ اگر کسی بھی ڈبے والے دودھ کی پیکنگ دیکھیں تو اس کی اندرونی ساخت سلور رنگ میں ایلومینیم فوائل سے کی جاتی ہے۔ اس بارے یہ بات تحقیق سے ثابت ہو چکی ہے کہ ایلومینیم فوائل پیکنگ میں کینسر کے اثرات ہوتے ہیں، جو لوگ پیکنگ والا دودھ یا چائے کا بلا ناغہ اہتمام کرتے ہیں وہ جلد کینسر کے مرض میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ اسی وجہ سے باہر کے ممالک میں اس کا استعمال بہت کم ہے۔ ان کے ہاں ڈبوں پر واضح لکھا ہوتا ہے کہ زیادہ استعمال کینسر کا باعث بن سکتا ہے، جبکہ یہاں ہمیں زبردستی پلایا جاتا ہے۔ اندھا دھند پبلسٹی کے ذریعے اس کی طرف عوام کو رغبت دلائی جا رہی ہے اور کہا جا رہا ہے یہی خالص ہے اور مفید بھی۔ یہ یہودیوں کی سازش ہے، جنہوں نے اس کو پاکستان میں عام کروایا اور نوجوان نسل کو کھوکھلا کرنے کے لیے گھر گھر تک پہنچایا۔ وگرنہ آج سے صرف چند برس قبل کوئی پاکستانی نہیں جانتا تھا کہ یہ کیا ہے؟ کہاں سے آ رہا ہے؟

شریعہ اینڈ بزنس: UHT ملک کا روز بروز اضافہ نسلِ نو کو کھوکھلا کر رہا ہے تو اس کی متبادل صورت کیا ہو سکتی ہے؟

جمیل میمن: اگر ان لوگوں نے پیکنگ والا دودھ ہی سیل کرنا ہے تو پیسچرائزڈ ملک فروخت کریں، جس کو 72 فیصد سینٹی گریڈ تک ہیٹ دی جاتی ہے۔ یعنی وہی ہیٹ جو آپ خود اپنے گھر میں دودھ گرم کرتے وقت دیتے ہیں۔ پورے یورپ میں پیسچرائزڈ دودھ ہی تیار کیا جاتا اور سپلائی ہوتا ہے۔ UHT ملک نہیں ہوتا۔ میرا انڈیا جانا ہوا تو انڈیا میں بھی پیسچرائزڈ ملک ہی تھا، UHT ملک نہیں تھا۔ ہاں! اس کی ایک انڈسٹری لگ رہی تھی۔

شریعہ اینڈ بزنس: پیسچرائزڈ (Pasteurized) ملک کیسے تیار کیا جاتا ہے؟

جمیل میمن: پیسچرائزڈ ملک کو 72 سینٹی گریڈ پر ہیٹ دی جاتی ہے۔ یہ وہی ہیٹ ہے جس ہیٹ پر آپ خود گھر میں دودھ ابالتے ہیں۔ پیسچرائزڈ ملک ہیٹ دینے کے فوراً بعد لمحوں میں ہی 4 سینٹی گریڈ تک چِلّر میں تبدیل کر دیا جاتا ہے۔ اس کو پلاسٹک بوتل یا تھیلیوں وغیرہ میں پیک کر دیا جاتا ہے اور 4 سینٹی گریڈ میں ہی رکھا جاتا ہے۔ اگر آپ نے پیسچرائزڈ ملک کو 4 سینٹی گریڈ تک ٹھنڈا نہیں رکھا تو یہ بھی تازہ دودھ کی طرح 4 سے 6 گھنٹوں کے بعد پھٹ جائے گا۔

شریعہ اینڈ بزنس: UHT Milk اتنا کھلے عام فروخت ہو رہا ہے تو کیا اس کے بارے میں کوئی پوچھ گچھ نہیں ہوتی؟

جمیل میمن: یہ لوگ بہت شاطر ہیں، یہ اپنی اس پروڈکٹ کو اب دودھ نہیں بولتے، آپ نے سنا ہو گا نئی کمپنیوں کے "لوگو" "چائے کا صحیح جوڑ"، "بنائے 4 کپ، خاص کریمی چائے" کے نام کی طرح آ رہے ہیں۔

شریعہ اینڈ بزنس: پیکنگ کرتے وقت اس میں گاڑھا پن اور اس کی زندگی کو بڑھانے کے لیے یہ لوگ کیا طریقہ اختیار کرتے ہیں؟

جمیل میمن: اس کی زندگی کو بڑھانے کے لیے اس میں 7 قسم کے کیمیکل کا استعمال کیا جاتا ہے۔ وہ کیمیکل "فوڈ کیمیکل" نہیں، بلکہ "مضر کیمیکل" ہوتے ہیں۔ ان کا استعمال مسلم نسل کو جسمانی طور پر کھوکھلا کرنے کے لیے یہ اسلام مخالف جماعتوں کی سازشیں ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ اس میں مزید گاڑھا پن لانے کے لیے دودھ میں میلامائن بھی ملایا جاتا ہے۔ پاکستان میں ایک لیٹر دودھ میں MB 5 تک میلامائن کا پروف ملا، لیکن کیس کو دبا دیا گیا۔ میلامائن سے آج کل مہندی، بیاہ کی سجاوٹ کے برتن اور بیکری سامان کیک وغیرہ کے نیچے رکھی گئی سلور کی پلیٹیں بنائی جاتی ہے۔ اسی میلامائن کو جب 4 سال قبل چائنا میں فی لیٹر صرف NG2 کا پروف ملا تو چائنا نے اس کے تیار کرنے والے 9 مالکان کو پھانسی دے دی۔ پھر آج تک وہاں دودھ میں میلامائن استعمال نہیں ہوا اور نہ ہی وہاں UTH ملک بنانے کی اجازت ہے۔ پھانسی کی وجہ یہ بنی کہ یہ دودھ بعض معصوم بچوں کو پلایا گیا تو وہ اپنی زندگیوں سے ہاتھ دھو بیٹھے۔ اس کے بعد چائنا میں روزانہ ہر سکول پر یہ لازم ہو گیا کہ وہ اپنے بچوں کو ایک گلاس دودھ ضرور پلائے گا۔ سوپ اور سبزی کھانے والی چینی قوم کے پاس جب دولت آئی اور ریسرچ کے دروازے کھلے تو وہ جان گئے کہ جس بچے کو روزانہ ایک گلاس دودھ نہیں ملتا اس کے دماغ کی نشوونما ہی نہیں ہو سکتی۔ دودھ پلانے کی یہ پابندی اتنی سختی سے کی گئی کہ آئندہ آنے والی نسلِ نوڈفر پیدا نہ ہو اور اسی وجہ سے اب چائنا کی گورنمنٹ لاکھوں گائے کسانوں کو مفت دے رہی ہے۔

شریعہ اینڈ بزنس: اکثر ڈاکٹر شیر خوار بچوں کے لیے خشک دودھ کا مشورہ کیوں دیتے ہیں؟

جمیل میمن: کچھ عرصہ ایسا بھی ہوا، لیکن اب اکثر ڈاکٹر خشک ڈبے کے دودھ کے بجائے بچے کی اپنی ماں یا پھر گائے، بھینس اور بکری کے دودھ کا مشورہ دیتے ہیں۔ کیونکہ دنیا کے تمام سائنٹفک اس بات پر متفق ہیں کہ بچے کے لیے ماں کے دودھ سے بڑھ کر کوئی دودھ نہیں ہے۔ کیونکہ بچے کی نشوونما، جو قوت اور توانائی ماں کے دودھ سے ہوتی وہ کسی اور سے نہیں ہو سکتی۔ اس کا تجربہ ہمیں یہاں اپنے فارم میں بھی ہوا کہ ہم اگر کسی گائے کے بچے کو اس کی ماں کے علاوہ کسی اور کا دودھ پلا دیں تو بچے کو موافق نہیں آتا، طبیعت بگڑنے لگتی ہے اور وہ کمزور ہونے لگتا ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کی قدرت ہے۔

شریعہ اینڈ بزنس: دودھ کی پیداوار کیسے بڑھائی جا سکتی ہے؟

جمیل میمن: اس بات پر ایک عرصے سے ریسرچ ہو رہی ہے کہ دودھ کی پیداوار کیسے بڑھائی جائے؟ تو انگریزوں نے سب سے پہلے ان جانوروں میں تمیز کی، دودھ دینے والوں اور گوشت والوں کو الگ کیا۔ پھر اچھی نسل کی چھانٹی اور ردی کی صفائی شروع کر دی۔ اس دوران انہوں نے اچھی اور ردی کا آپس میں اختلاط بھی کروایا، جس کے باعث 8 کلو دودھ دینے والے گائے ایک دن میں 80 کلو دودھ دینے لگی۔ بہت تاخیر سے پاکستان میں یہ عمل بھی شروع ہو چکا ہے۔ اس سے پہلے پاکستانی میں اچھی سے اچھی گائے 15 سے 20 لیٹر سے اوپر نہیں گئی۔

شریعہ اینڈ بزنس: آپ اس مقام کو اتنی جلدی کیسے پہنچ گئے تھے؟

جمیل میمن: چونکہ ہمارے ملک میں امریکا وغیرہ سے گائے امپورٹ کرنے پر پابندی ہے۔ ہماری گورنمنٹ کا کہنا ہے کہ گائے امپورٹ کریں گے تو ساتھ میں بیماریاں آنے کا اندیشہ بھی ہے۔ ہم نے اس کا شارٹ کٹ کیا۔ سب سے پہلے میں نے اس آسٹریلین گائے کا ایمبریو (Day Baby 7) منگوایا۔ یہ بچہ دانی کے ساتھ چپٹا ہوا ہوتا ہے، کیونکہ بچہ 7 ویں دن بچہ دانی کے اندر چلا جاتا ہے تو ہم اس کو 6 ویں دن فلش کر لیتے ہیں۔ 190- سینٹی گریڈ نائیٹروجن سلنڈر گیس کی پیکنگ میں آتا ہے۔ میرے پاس جو آسٹریلین گائے ہیں وہ 8 گھنٹے کے وقفے کے ساتھ ایک دن میں 55 کلو تک دودھ دیتی ہیں۔ شریعہ اینڈ بزنس: ہمارے ڈیری فارمروں نے اس پر توجہ کیوں نہ دی؟ جمیل میمن: جب وہ لوگ یونیورسٹیاں بنا رہے تھے تو ہم تاج محل بنا رہے تھے۔ وہ چلے گئے کمرشل سائٹ کی طرف۔ تو اس میں 300 سے 400 سالوں کا فرق ہے۔ تو اب اتنا تو فرق پڑے گا۔

بشکریہ "شریعہ اینڈ بزنس" http://shariahandbiz.com

(نوٹ: مضمون 'بے نال غدد' جس کی دو قسطیں شائع ہو چکی ہیں، اسکی تیسری قسط آئندہ شمارہ میں شائع کی جائے گی، ان شاءاللہ)

خلطِ بلغم طبعی و غیر طبعی کی علامات، اہمیت، عارضے اور مختصر اصولِ علاج

تحریر: حکیم محمد عبداللہ ابوبکر رفیق

(یہ مقالہ صابر شاہین فاؤنڈیشن کے ماہانہ اجلاس منعقدہ یکم جنوری ۲۰۱۶ء میں بمقام: مدنی بیت الحکمت چوک یتیم خانہ، بروز جمعۃ المبارک کو حکیم محمد عبداللہ ابوبکر رفیق نے پڑھ کر سنایا۔)

بسم اللہ الرحمن الرحیم الصلوۃ والسلام علی محمد رسول اللہ وعلی آلہ وأصحابہ وسلم تسلیما

محترم و مکرم و معزز اطباء کرام و قابل احترام سامعین حضرات و خواتین!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ!

میں آپکے سامنے " خلطِ بلغم طبعی و غیر طبعی کی علامات، اہمیت ،عارضے اور مختصر اصولِ علاج" کو بیان کرنے کی کوشش کروں گا۔ان شاءاللہ

خلطِ بلغم:

طبعی بلغم خام خون ہوتا ہے اس کا مزاج سرد تر (اعصابی عضلاتی) ہوتا ہے اور قوام :خون اور سوداء طبعی کے درمیان ہوتا ہے۔ لیکن خون کے قوام کے زیادہ قریب ہوتا ہے جو بوقت ضرورت تھوڑی سی حرارت طبعیہ وبدنیہ (حرارت غریزیہ) کے عمل سے طبخ اور نضج پا کر خون میں تبدیل ہو جاتا ہے اور خون والے خواص واعمال سرانجام دینے لگتا ہے۔ اور اسی طرح سرد خشک ماکول ومشروب سے یا کثرت مطالعہ و غوروفکر سے یا کثرت ریاضت ومشقت سے بلغم اور بلغمی مزاج خون میں سردی خشکی (عضلاتیت) بڑھ جانے سے یہی بلغم سوداء میں تبدیل ہونے لگتا ہے اور سوداوی خصوصیات واعمال کا حامل ہو جاتا ہے۔ اس کی دلیل یہ ہے کہ بلغم اخلاط اربعہ میں تیسرے نمبر [۱۔ صفراء (گرم خشک)، ۲۔ خون (گرم تر)، ۳۔ بلغم (سرد تر)، ٤۔ سوداء (سرد خشک)] پر ہے اور یہ ارکانِ اربعہ ۱۔ آگ (گرم خشک)، ۲۔ ہوا (گرم تر)، ۳۔ پانی (سرد تر)، ٤۔ مٹی (سرد خشک) میں تیسرے نمبر پر پانی (سرد تر) کے قائم مقام ہے۔ پانی کو جب حرارت پہنچے خواہ سورج وماحول کی یا خود گرم کیا جائے تو وہ بُخارات اور بھاپ بن کر خون کے قائم مقام گرم تر مزاج ہو جاتا ہے۔ اور پانی سردی سے سرد ترین ہو کر برف یا اولے بن جاتا ہے جو کہ سرد خشک اور (مٹی یا سوداء مزاج سرد خشک کے قائم مقام) ہو جاتا ہے اسی طرح بلغم (مزاج سرد تر بمقابل پانی سرد تر) بوقت ضرورت حرارتِ غریزیہ وبدنیہ کے عمل سے خون میں تبدیل ہو جاتا ہے اور بوقت ضرورت طبیعت کی ضرورت کے مطابق، قانون فطرت کے تحت کثرت و تسکین سے سرد ترین ہو کر یا مشقت سے رطوبات خشک ہو کر سوداء میں تبدیل ہو جاتا ہے۔ جس طرح شدید جسمانی محنت وریاضت کرنے سے جسمانی رطوبات ؛حرارت سے گرم ہو کر خشک ہو جاتی ہیں، تو ردِّ عمل کے طور پر اس شخص میں خشکی و سوداویت کا غلبہ ہو جاتا ہے۔ اگر پیچھے سے غذائیت کم ملے تو اس کی جلد و جسم بھی خشک ہو جاتے ہیں اور پھر آہستہ آہستہ دق کی طرف چلا جاتا ہے۔ اسی طرح کثرتِ جذبات غم وصدمات رہنے سے اور بڑھاپے کے آتے جانے سے بھی بلغمی رطوبات خشکی و سوداویت کی طرف مائل ہونے لگتی ہیں یا سردی خشکی اور تری والے ماحول میں رہتے رہنے سے بھی فطری قانون کے تحت جسمانی رطوبات اپنی کثرت کی بنا پر خشک ہونے لگتی ہیں اور ایسے انسانوں میں خشکی و سوداویت کا غلبہ ہو جاتا ہے مثلاً سمندروں میں یا سمندروں کے قریب رہنے والے افراد ملاح و مچھیرے، بنگال کے رہنے والے افراد وغیرہ (نوٹ ایسے افراد کی رطوبات سطحی وعارضی ہوتی ہیں جیسے سوکھی لکڑی کو پانی میں بھگو رکھنے سے سطحی طور پر گیلی اور تر ہو جاتی ہے لیکن درخت سے تازہ توڑی شاخ یا لکڑی کی مانند تر، نرم اور رطوبت دار نہیں ہوتی)۔

یہ صرف اشارات ہیں۔ غور وفکر اور تدبر کرنے سے فنی علوم اور ان کی تطبیق کی طرف مزید روشنی اور رہنمائی کی راہیں واء ہوتی ہیں۔ بلغم میں رطوبت کی کثرت سے سردی کا غلبہ ہوتا ہے۔ جسکی وجہ سے خون

میں بھی سردی اور رطوبات کا غلبہ ہوجاتا ہے۔ کیونکہ یہ سرد تر غذاؤں سے اور سرد تر اوقات مثلاً موسم سرما سے، سرد و تر ماحول سے اور بڑھاپے میں زیادہ ہوتا ہے۔ اور اس سے سرد تر (اعصابی عضلاتی) مزاج امراض پیدا ہوتے ہیں جن کا علاج سرد خشک اور خشک گرم (عضلاتی اعصابی اور عضلاتی غدی) اغذیہ وادویہ اور تدابیر سے کیا جاتا ہے۔ تفصیل بمطابق معلومات درج کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔

بلغم طبعی جگر وغدد ناقلہ اور ترشح کرنے والے غدد میں پیدا ہوتا ہے اور خون میں کسی وجہ سے کمی ہونے پر یا باہر سے جسم کو غذاء مہیا نہ ہونے پر یا بوقت ضرورت تھوڑی حرارت غریزیہ وطبعیہ کے عمل سے جلد از جلد خون میں بدل جاتا ہے۔ چونکہ بلغم خون کے کم یا غذاء کے نایاب ہونے پر فوری خون میں تبدیل ہو کر خون والے افعال واعمال ادا کرنے لگتا ہے، اس لئے قدرت نے اس کا ذخیرہ خون کے ساتھ ساتھ ہی عام وتام کردیا ہے۔ صفراء وسوداء کی جگہ کی طرح کوئی جگہ نہیں بنائی۔ طبعی بلغم اعضاء کو کثرت حرکات سے خشک نہیں ہونے دیتا بلکہ اپنی رطوبت سے تر کرتا رہتا ہے۔ جسکی وجہ سے وہ تحلیل وضعیف نہیں ہونے پاتے۔ مفاصل وجوڑوں میں اپنی تری اور لیس کی وجہ سے روانگی وملائمت پیدا کرتا رہتا ہے۔ ورنہ کثرتِ حرکات سے جوڑ خشک ہوجاتے اور اوتار و رباطات جوان پر پکڑ کے لئے بندھے ہوتے ہیں سخت ہو کر ٹوٹ جاتے۔ جیسے تیل و گریس مشین وپرزہ جات کو ٹوٹنے سے محفوظ کردیتا ہے۔ طبعی بلغم بھیجے اور دماغ واعصاب اور نخاع کی غذاء بنتا ہے اور خون میں چپکاہٹ اور رقیقیّت پیدا کرکے اپنی قوّتِ ثقل، قوّتِ کشش اور مقناطیسی خاصیت سے خون کو اعضاء وانسجہ سے بخوبی چسپاں اور خلیات میں باآسانی انجذاب کرادیتا ہے۔ اور بلغم خود بھی رطوباتِ محصورہ، طلیہ اور لمف کی صورت میں بدنی انسجہ میں جذب ہو کر خلیات وانسجہ کی نموو ارتقاء کا باعث بنتا ہے۔ یہ خون کے پلازما اور سیرم کے قائم مقام ہوتا ہے۔

بلغم غیر طبعی کی اقسام: بلغم غیر طبعی جگر وغدد ناقلہ میں بھی پیدا ہوسکتا ہے اور دیگر اعضاء میں بھی لیکن یہ اپنے مزاج، قوام ومزہ اور رنگ وبو میں طبعی مزاج بلغم سے مختلف ہوتا ہے اور بوقت ضرورت خون میں تبدیل بھی نہیں ہوتا۔ اگر ہو بھی تو جلد نہیں بلکہ دیر سے اور طبخ و نضج پانے میں بہت زیادہ بدنی حرارت صرف کرنا پڑتی ہے۔ یا دیگر اخلاط مثلاً صفراء یا سوداء کے غیر طبعی طور پر ملنے سے غیر طبعی ہوجاتا ہے۔ یا کثرتِ رطوبت اور حرارت کی کمی کی وجہ سے خود بھی تعفن پزیر ہوجاتا ہے۔ جن سے خون کا مزاج بھی فاسد اور غیر طبعی خواص ہوجاتا ہے۔

ذائقہ کے لحاظ سے بلغم غیر طبعی دو طرح کا ہے ذائقہ دار اور بے ذائقہ اور پھر ذائقہ والے بلغم کی چار اقسام ہیں۔

ذائقہ کے لحاظ سے بلغم غیر طبعی کی اقسام:

بلغم مالح (شور یا نمکین بلغم): جو غیر طبعی یا کم حرارت والے صفراء کے بلغم میں ملنے سے پیدا ہوجاتا ہے۔ اگر صفراء کم ملے گا تو بلغم کا ذائقہ نمکین ہوگا۔ اور اگر صفراء زیادہ مقدار میں مل جائے گا تو ذائقہ کڑواپن کی طرف چلا جائے گا۔ اور بلغم مالح پیدا ہونے کا دوسرا سبب بے مزہ یعنی پھیکے بلغم میں حرارت غریبہ عمل کرکے یا بذات خود کسی مقام پر بلغم میں تسکین ہو کر متعفن ہوجاتا ہے۔ اور تعفن سے پہلے حامض پن (کھٹاپن یا کھٹاس مائل) اور پھر شوریت ونمکینیت پیدا ہوجاتی ہے۔ یہ بلغم مالح، گرمی خشکی (غدی عضلاتی) کی طرف مائل ہوتا ہے اور تمام غیر طبعی بلغمی اقسام سے زیادہ گرم خشک ہوتا ہے۔

بلغم حامض (ترش): جو سوداء کے ملنے سے یا بذات خود بلغم متعفن ہو کر ایسا ہوجاتا ہے خاص کر شیریں بلغم حرارتِ غریبہ کے عمل سے۔

جب بلغم میں سوداء اس قدر ملے کہ اسے اپنی سوداوی رنگت کا نہ کرسکے تو وہ ترش (حامض) بلغم کہلاتا ہے۔ اور اگر بلغم کی رنگت اپنے جیسی سیاہ کردے تو پھر وہ سوداء کی غیر طبعی اقسام میں شامل ہوجاتا ہے۔ کیونکہ تمام اخلاط کا شمار ان کے رنگوں مزاجوں، کیفیات واثرات اور خوّاص کے ماتحت

ہی مانا جاتا ہے۔ حامض بلغم (ترش) سرد خشک (عضلاتی اعصابی) مزاج ہوتا ہے۔

بلغم مسیخ یا تفہ (پھیکا یا بے مزہ بلغم)

یہ بلغم دیگر اخلاط کے اختلاط و ملاپ سے بھی اور بیرونی واندرونی اشیاء کی آمیزش اور اثرات سے بھی محفوظ رہتا ہے ورنہ ضرور کوئی ذائقہ ہوتا و تعفن ہو کر بے ذائقہ و پھیکا نہ رہتا۔ اس قسم کا مزاج سرد تر (اعصابی عضلاتی) ہی ہوتا ہے لیکن طبعی بلغم کے خواص (تھوڑی سی حرارت طبعیہ سے خون میں تبدیل ہو جانا) سے خالی ہوتا ہے۔

بلغم بکسا (کسیلا، کھٹے سے اگلا درجہ)

یہ قسم کبھی نیم پختہ سوداء (خام سوداء) کے بلغم میں ملنے سے پیدا ہو جاتا ہے۔ اس کا مزاج سرد خشک (عضلاتی اعصابی محرک) ہوتا ہے۔ اور کبھی بلغم میں برودت و ٹھنڈک کا شدید اثر ہو کر اس کی مائیت اور رطوبت کو غلیظ کر کے اور جما کر ارضیت و خشکی و عضلاتیت کی طرف مائل کر دیتی ہے یہ بلغم (سرد خشک شدید) شدید عضلاتی اعصابی مزاج کا ہو جاتا ہے۔

قوام کے لحاظ سے بلغم غیر طبعی کی تین اقسام ہیں:

بلغم مائی (پانی کی طرح رقیق و پتلا بلغم)

اس میں حرارت اور زیادہ برودت کا اثر نہیں ہوا ہوتا۔ اس کا مزاج بھی اعصابی عضلاتی ہوتا ہے۔ لیکن طبعی بلغم سے یکسر مختلف ہوتا ہے۔

بلغم جصی (غلیظ یا گھلی ہوئی گچ کی مانند بلغم)

مختلف القوام بلغم (پتلا و گاڑھا، متفاوت القوام بلغم)

اس کی پھر دو قسمیں ہیں ایک ناک سے بہنے والی رینٹھ اور اس کی مانند دیگر بلغم، دوسری قسم کے بلغم کی پہچان یہ ہے کہ کاٹن کے کپڑے پر ڈالنے سے معلوم ہو جاتا ہے کہ اس کا کچھ حصہ جلد ہی جذب ہونے لگتا ہے اور گاڑھا حصہ کپڑے پر داغ چھوڑ دیتا ہے۔

بلغم اور بلغمی مزاج کی علامات:

بدن کی رنگت کا اعتدال سے زیادہ سفید ہونا، بدن کا ڈھیلا ہونا، ملمس جلد کا نرم اور بارد ہونا، لعابِ دہن کا بکثرت اور لیسدار جاری ہونا، پیاس کا کم لگنا، علی الخصوص بڑھاپے میں پیاس اور بھی کم لگتی ہے۔ لیکن اگر بلغم شور (مالح و صفراوی، غیر طبعی) ہو تو پیاس زیادہ لگتی ہے یعنی جھوٹی پیاس ہوتی ہے، پیٹ بھر جاتا ہے لیکن منہ خشک اور ٹھنڈا پانی پینے کی خواہش عموم سے زیادہ ہوتی ہے۔ ہضم ضعیف ہو جاتا ہے۔ کھٹی ڈکاریں، قارورہ سفید ہوتا ہے بلکہ بکثرت آتا ہے۔ نینداور کسلمندی (سستی) کی زیادتی ہوتی ہے۔ عضلات و پٹھوں کا سکون میں ہونا اور ڈھیلا ہونا، بلید یعنی کند ذہن ہونا، نبض لین، پلپلی و بطی ہونا اور تفاوت، سکون اور وقفہ کی طرف مائل ہونا۔ نیز عمر طفولیت و بچپن، گذشتہ تدابیر (بارد و رطب ماکول و مشروب کی کثرت یا رطوبتی و نمدار ماحول میں بکثرت قیام) یا پیشہ مثلاً دھوبی، سقّہ بارد و رطب ماحول میں یا رطوبت و برودت والے پیشوں سے منسلک ہونا یا ملک (جو کہ سمندری یا رطوبتی ماحول کے باشندے) وغیرہ سے بھی غلبہ بلغم کی طرف رہنمائی ہو سکتی ہے۔ یا اوقات مثلاً رات یا سرد و تر موسم بھی بلغمی مزاج کی تحریک کا باعث بنتے ہیں۔

غلبہ بلغم پر دلالت کرنے والے خوابوں میں پانی، نہریں، سردی، اولے، برف، بارشیں اور بادل کی گرج وغیرہ دکھائی دینا۔ آنکھوں کا سفید ہونا، کمی خون، نزلہ و زکام بارد و بلغمی کا ہونا خاص کر ہلکی سی سردی مثلاً بارش یا ٹھنڈی ہوا سے اور موسم سرما و بارشی میں بکثرت تنگی سانس و نزلہ زکام میں مبتلا رہنا، جوڑوں کا آرام کی حالت میں درد کرنا اور موٹا ہو جانا اور شدید درد کرنا (وجع المفاصل)، بالوں کا جلدی سفید ہونا، بڑھاپا جلد آ جانا، دانتوں کا جلدی گر جانا، بچوں میں نزلہ زکام بکثرت رہنا، ناک بہتے رہنا، جسم پر سفید بثور و پھنسیوں کا نکلنا، جرب کا ہونا، جسم و مفاصل کا ڈھیلا اور پلپلا ہونا، اسہال کا لگنا، جگر و گردوں اور دیگر غدد ناقلہ میں ضعف و تحلیل کا ہو جانا، اور غدد جاذبہ وغیر ناقلہ میں سکون و عظم کا ہونا، ان کا کیمیاوی استحالہ اور ترشہ بنانے کا میٹابولیزم کا عمل

سست یا مفقود ہو جانا، قلب و عضلات میں بھی سستی و تسکین کا ہو جانا وغیرہ۔(نفس مطمئنہ کی طرف رہنمائی ہوتی ہے)منہ کا ذائقہ پھیکا ہونا، ٹھنڈی ہوا و موسم اور ماحول یا ٹھنڈی اشیاء، مشروبات واغذیہ سے اذیت و مشکل محسوس ہونا، صحت کا متاثر ہو جانا وغیرہ۔

اورام رخو یا تہوج یا اوڈیما یا تسکینی اورام کا پیدا ہو جانا وغیرہ سکون یا آرام کی حالت میں دردیں بلغمی مزاج میں خون کا رجحان ود باؤ دماغ واعصاب کی طرف ہوتا ہے۔اس وقت غدد کا خون میں کیمیاوی میٹابولیزم (کیمیاوی استحالہ وہاضمہ و تبدیلی) بھی اعصابیت اور رطوبتی کھاری پن پیدا کرنے والا ہوتا ہے۔ جو کہ دماغ واعصاب کی غذائیت وضرورت ہوتی ہے۔اور رطوبات کی کثرت سے دماغ بھاری و بوجھل ہو جاتا ہے اور سن ہو کر صرع یا قومہ وسکتہ ہو سکتا ہے۔کیونکہ کسی بھی شے میں کثرت بری ہوتی ہے۔

بلغم کے فوائد:

بلغمی رطوبات اعضاء کو نرم وملائم رکھتی ہیں ان کو آپس کی یا بیرونی رگڑ سے بچاتی ہیں۔جوڑوں اور محرک مفاصل کو بھی ملائم رکھتی ان کو رگڑ ونقصان اور صدمہ سے بچاتی ہیں۔خون جب رطوباتِ ثانیہ میں تبدیل ہو کر انسجہ اور خلیات میں جاتا ہے تو یہ لطیف رطوبات (بلغم، کاربوہائیڈریٹس، گلائی کوجن وگلوکوز) کی صورت میں ان کو غذائیت ونمو اور بدل ما یتحلل عطا کرتا ہے۔ جگر وغدد کی سوزش اور ورم کو تحلیل کرتا ہے، صفراء کی گرمی خشکی کو اعتدال پر لاتا ہے۔

فنی انداز سے تشریح اور اصول علاج:

بلغمی مزاج کی تحریک اعصابی عضلاتی ہوتی ہے یعنی عضوی لحاظ سے دماغ واعصاب میں تحریک اور کیمیاوی اور خلطی لحاظ سے خون میں سردی وتری بڑھ جاتی ہے۔ ایسے اشخاص کا مزاج سرد تر ہوتا ہے اور خلطِ بلغم کی زیادتی ہوتی ہے۔ یہ تحریک مرکز سر (دماغ) کے اعصابی انسجہ سے شروع ہو کر عضلاتی انسجہ تک جاتی ہے۔ یہ خالص اعصابی تحریک ہے جو سردی تری یا بلغمی اثرات کی کیفیاتی ونفسیاتی اور بلغمی مزاج مادی اشیاء سے پیدا ہوتی ہے اور جسم میں رطوبت و بلغم ہر طرف ظاہر ہونے لگتی ہے۔

جب جسم میں بلغم اور رطوبات کی کیمیاوی طور پر زیادتی ہو جاتی ہے تو غدد میں تحلیل ہو کر عضلات میں کثرتِ رطوبات کی وجہ سے سکون ہو جاتا ہے اور جب یہ عضلاتی سکون کیمیاوی طور پر انتہاء کو پہنچ جاتا ہے تو بلغم ورطوبت کی کثرت سے سردی اور پھر سردی سے خشکی ہو کر عضلات میں مشینی تحریک شروع ہو جاتی ہے یعنی اعصاب کا عضلات کے ساتھ صرف کیمیاوی (یعنی خون میں بلغمی رطوبت کی زیادتی سے سردی پیدا ہونے لگتی ہے جو بڑھ کر لیسدار وجامد پن اور خشکی، عضلاتی اعصابی کی طرف مائل ہو جاتی ہے) تعلق ہے۔ ورنہ یہ خالص اعصابی (دماغی واعصابی) تحریک ہے۔ عضلات کا ذکر صرف اس کے کیمیاوی تعلق کی وجہ سے ہے یعنی جب کیمیاوی تحریک اپنے کمال تک پہنچ جاتی ہے تو مشینی تحریک میں بدل جاتی ہے تو یہاں یہ دماغ واعصاب کی مشینی تحریک سردی کی شدت سے رطوبات کے جم جانے سے خشکی میں تبدیل ہو کر عضلات کو تحریک دے دیتی ہے۔ اس طرح یہ اعصابی عضلاتی تحریک بدل کر عضلاتی اعصابی (سرد خشک) بن جاتی ہے۔ یہی بلغمی مزاج شخص کی بڑھی ہوئی عوارضات کا علاج ہے۔ یعنی ایک وقت میں ایک کیفیت بدلتی ہے یعنی اعصابی عضلاتی (سردی تری) سے عضلاتی اعصابی (سردی خشکی)،بیک وقت دونوں کیفیات نہیں بدلتیں اگر بیک وقت دونوں کیفیات بدل جائیں تو پھر حاد اور شدید قسم کی یا وبائی امراض پیدا ہو جاتے ہیں جیسے کسی ٹھنڈے شیشے کے گلاس میں اُبلتا پانی ڈال دیں تو وہ بیک وقت دونوں کیفیات (سرد خشک سے گرم تر) ہو جانے سے ٹوٹ جاتا ہے۔ اسی طرح کسی گرم گرم گلاس (گرم خشک) میں یخ ٹھنڈا پانی (سرد تر) ڈالنے سے بھی وہ ٹوٹ جاتا ہے۔

یہی صورت کائنات میں بھی نظر آتی ہے۔ یعنی ہر موسم کی دونوں کیفیات بیک وقت نہیں بدلتیں بلکہ باری باری ایک کیفیت بدلتی اور ختم

ہوتی ہے اور دوسری پیدا ہونا شروع ہو جاتی ہے۔ مثلاً موسم گرما کے بعد خزاں اور خزاں کے بعد موسمِ سرما اور پھر موسم بہار۔ یعنی موسم گرما (مزاج گرم خشک) کے بعد موسمِ خزاں (مزاج سرد خشک) آتا ہے۔ اس میں موسم گرما کی گرمی، سردی میں بدل جاتی ہے لیکن خشکی قائم رہتی ہے پھر اس کے بعد موسم سرما (مزاج سرد تر) آتا ہے اس میں موسم خزاں کی خشکی، تری میں تبدیل ہو جاتی ہے لیکن سردی قائم رہتی ہے۔ اس کے بعد موسم بہار (مزاج گرم تر) آتا ہے۔ اس میں موسم سرما کی تری قائم رہتی ہے لیکن سردی، گرمی میں تبدیل ہو جاتی ہے اسی طرح یہ سسٹومیٹک سرکل (بالترتیب یکے بعد دیگرے کیفیت کی تبدیلی و آمد کا چکر) اسی طرح قائم رہتا ہے۔

اور جب کبھی ان موسموں میں افراط و تفریط ہو جاتی ہے یا بیک وقت ایک موسم کی دونوں کیفیات بدل کر دوسرا موسم شروع ہو جاتا ہے۔ سرد خشک گلاس کے فوری یا اچانک ابلتے پانی سے گرم تر ہو کر ٹوٹنے کی طرح، تو موسمی اور حاد قسم کے امراض پیدا ہو جاتے ہیں۔ ماحول و فضاء میں فساد اور تعفن پیدا ہو جاتا ہے اور وبائیں پھوٹ پڑتی ہیں۔

یہ بھی یاد رہے کہ دماغ کے علاوہ باقی تمام جسم میں باہر کی طرف اعصاب پھر غدد یا غشاء اور بعد میں عضلات پائے جاتے ہیں لیکن دماغ میں باقی جسم کے برعکس عضلات باہر کی طرف پھر غدی پردہ پھر اندر دماغ (بھیجا، مغزِ دماغ و نخاع) پیدا کئے گئے ہیں تاکہ حسی اعصاب بیرونی احساسات و مشاہدات اکٹھے کر کے مرکز دماغ کو بھیج سکیں اور پھر دماغ اندر کی طرف سے احساسات و احکام، حرکات کے لئے باہر باقی جسم کو بھیج سکے اور غدد و غشاء درمیان میں تاکہ ان سے غذاء و تقویت حاصل کر سکے۔ یہ قدرت کے تخلیقی کرشمے اور حکمت بالغہ کے تحت تخلیق کئے گئے سسٹومیٹک نظام ہیں۔ بات لمبی ہو گئی ہے۔ اصل موضوع کی طرف آتے ہیں۔

امراض، عارضے اسباب اور اصولِ علاج: یہ بلغمی یا اعصابی عضلاتی مزاج تحریک خالص دماغی و اعصابی و نخاعی مشینی و عضوی تحریک ہے۔ اس مزاج میں دماغ و سر کا دائیں طرف کا نصف حصہ متاثر و متحرک ہوتا ہے۔ جس کا اثر دیگر جسمانی اعصابی ٹشوز کو بھی متاثر کر دیتا ہے کیونکہ اعصاب تمام جسم و اعضاء کو ملفوف کئے ہوئے اور پھیلے ہوئے ہیں۔ اس مزاج میں خالص دماغی امراض پیدا ہوتے ہیں جو دماغ سے شروع ہوتے ہیں اور اعصاب تک مخصوص ہیں۔ اکثر مشکل، پیچیدہ تعفنی اور مزمن ہو جاتے ہیں۔ کیونکہ جسم میں حرارت بہت حد تک کم ہو جاتی ہے۔ ان امراض میں (اعصابی ٹشوز میں تحریک کی وجہ سے) تکلیف گہری ہوتی ہے۔

علاج کرتے وقت اسی اعصابی عضلاتی تحریک کو عضلاتی اعصابی اور پھر عضلاتی غدی سے غدی عضلاتی تک بالترتیب جاری رکھیں۔

جوارش کمونی ۔۔۔ ایک کثیر الفوائد ہاضم دواء

یوں تو انسان فطری طور پر کھانے پینے کا حریص ہے، لیکن عصر حاضر کا انسان اس سلسلہ میں کچھ زیادہ ہی حریص واقع ہوا ہے، شادی بیاہ کا ولیمہ ہو دوست کی دعوت، دفتر کی بریک ہو یا سکول، کالج کی میٹنگ، سفر ہو یا سیر و تفریح کا پروگرام، مزارات کے لنگر ہوں یا عید، بقر عید، شب برات کے تہوار، محافلِ میلاد ہوں یا عزاداری کی مجلسیں، بے شمار پکوان تیار کیئے جاتے ہیں اور اتنا کھایا جاتا ہے کہ دوائی کی گنجائش بھی نہیں چھوڑی جاتی، لوگوں کو محافل میں کھاتے دیکھ کر ایسے لگتا ہے، جیسے انسان کی زندگی کا مقصد فقط کھانا پینا رہ گیا ہے۔

بلاضرورت، بغیر بھوک اور بار بار کھانے کے باعث معاشرے میں معدے اور آنتوں کے امراض میں بہت اضافہ ہو چکا ہے، قبض، گیس، تیزابیت، تبخیر معدہ، بد ہضمی، قے، ڈکار، السر اور بواسیر کا تقریباً ہر آدمی شکار ہے، ان امراض سے بچاؤ کیلئے ضروری ہے کہ غذاء ضرورت کے مطابق صرف شدید بھوک پر کھائی جائے۔

امراضِ معدہ وامعاء کے لئے طبّ قدیم میں جوارشات تیار کی جاتی ہیں، جو فوائد کے اعتبار سے اپنا کوئی ثانی نہیں رکھتیں، جوارشات کی فہرست میں ایک انتہائی سادہ اور بنانے میں آسان تریں جوارش "جوارش کمونی" ہے۔

لفظ جوارش "گورش" کا معُرب ہے، اس کا معنی ہے" ہاضم خوش مزا دواء"۔ جوارش معدہ کی مخصوص دواء ہے اس لئے معجون کی نسبت اس کا سفوف ذرا موٹا ر کھا جاتا ہے، تا کہ وہ دیر تک معدہ میں ٹھہر کر اپنا اثر مکمل کر سکے۔

جوارش کمونی کی وجہ تسمیہ اس کے جزو خاص کمون یعنی زیرے کے نام سے موسوم ہے، چونکہ اس جوارش کا جزو اعظم زیرہ ہے، اس لئے اس کا نام جوارش کمونی رکھا گیا ہے۔

نسخہ جوارش کمونی:

زیرہ سفید: ۱۰ تولہ

پودینہ خشک: ۴ تولہ

سنڈھ: ۴ تولہ

برگِ سداب: ۴ تولہ

کالی مرچ: ۳ تولہ

شہد خالص: سہ چند

بنانے کا طریقہ:

تمام دوائیں صاف کر کے علیحدہ علیحدہ پیس کر مکس کر لیں، شہد گرم کر کے اس میں ملا کر اچھی طرح مکس کر لی، جوارش تیار ہے۔

قدیم کتب میں زیرہ کو سرکہ انگوری میں بھگو کر خشک کر کے توے پر بھونا لکھا گیا ہے، وہ اپنی جگہ درست ہے، لیکن وقت کی قلت اور آسانی کے باعث بغیر بریاں اور بغیر سرکے میں بھگوئے بھی یہ بہت فائدہ مند ہے، علاوہ ازیں نسخہ ھٰذا میں بورہ ارمنی کی جگہ پودینہ خشک شامل کیا گیا ہے، بورہ ارمنی اچھا نہیں ملتا، جو ملتا ہے وہ معیاری نہیں ہوتا۔

فوائد:

جوارش کمونی کا مزاج گرم خشک ہے، فنی اعتبار سے تمام سوداوی (عضلاتی) امراض و علامات کیلئے بھروسے کی دواء ہے، لیکن خصوصی طور پر قبض، گیس، تیزابیت، بد ہضمی، ڈکار، ریاح، بھوک کی کمی اور بواسیر کے لئے مفید ہے، اس کے استعمال کسے گیس کا اخراج شروع ہو جاتا ہے، معدہ کی خرابی سے ہونے والے بخار کو ٹھیک کرتی ہے، معدے، آنتوں کی رطوبت کو جلا کر پاک صاف کرتی ہے، لو بلڈ پریشر، ریاحی ہائی بلڈ پریشر، ریاحی دورے اور اختناق الرحم کا خاتمہ کرتی ہے، نفخ شکم اور دردِ شکم کے لئے نافع ہے۔

ترکیب استعمال و مقدار خوراک:

صبح، دوپہر، شام ۶ ماشہ تک جوارش، اجوائن دیسی اور پودینہ کے قہوہ یا نیم گرم پانی سے استعمال کریں۔

قبض کیلئے ایک تولہ جوارش رات سوتے وقت گرم پانی سے لیں۔

تحریر: حکیم ظفر علی عباسی، پی۔ایچ۔ڈی سکالر، مدیر مسئول: ماہنامہ شفاء الدھر لاہور

﴿ يُؤْتِي الْحِكْمَةَ مَن يَشَاءُ ۚ وَمَن يُؤْتَ الْحِكْمَةَ فَقَدْ أُوتِيَ خَيْرًا كَثِيرًا ﴾ سورت البقرة: ۲۶۹

تعارف

صابر شاہین فاؤنڈیشن اور قانونِ صحت

خداوند کریم، رب العالمین نے اس زندگی و کائنات کی ہر شے کو کسی نہ کسی قانون کے تحت پیدا کیا ہے، ہر شئے قوانینِ فطرت کے کسی پہلو کا اظہار ہے، ان قوانینِ فطرت کا جاننا، فطرت کی تسخیر اور اس پر قبضہ پالینا ہے۔

انسانی جوہر میں یہ جذبہ ودیعت کر دیا گیا ہے کہ: قوانینِ فطرت کو جانے! سمجھے! تاکہ اسرار و رموزِ فطرت سے آگاہ ہو کر اسکی تسخیر اور اس پر قبضہ کرلے، سو تحقیق ہی سے انسان فطرت کے ان قوانین کو تلاش، جدو جہد اور سعی و عمل کر رہا ہے، جس کے نتیجہ میں وہ بے شمار قوانینِ فطرت کو سمجھ کر ان پر فتح حاصل کر چکا ہے، بلکہ ان کو زیر عمل لا کر سمندر کی گہرائیوں، زمین کی تہوں سے خزانے نکال رہا ہے، اور آسمانوں کی وسعتوں میں پرواز کر رہا ہے، اور اس کامیابی اور فتح سے اسکے جذبات میں اور بھی شدت پیدا ہو گئی ہے، اس لئے شب و روز نئی قدروں اور راہوں پر دوڑا چلا جا رہا ہے، اور روز بروز فتح مند اور کامیاب ہے، اللہ تعالیٰ کی مشیت بھی یہی ہے، کہ متلاشی کو ملتا ہے: لَيْسَ لِلْإِنسَانِ إِلَّا مَا سَعَىٰ (القرآن)

انہی لوگوں کو محقق و مجدد اور فلاسفر و سائنسدان کہتے ہیں، ان میں سے جو لوگ پیغمبروں اور رسولوں کی تعلیمات کو ذریعۂ تحقیق بناتے ہیں، دیگر لوگوں کو بھی ہر پہلو سے تعمیر و ترقی، فلاح و بھلائی اور اصلاح و کامیابی کی طرف گامزن کر دیتے ہیں، اور نفس میں کجی رکھنے والے نفس پرست نفس امارہ سے مغلوب، قوانینِ فطرت کی خلاف ورزیاں کر کے قوم و ملت بلکہ انسانیت کو تخریب کاری و تباہی کی طرف لے جاتے ہیں۔

قوانینِ فطرت کا ایک قانون:

قانونِ صحت بھی ہے، جو کائنات میں کسی بھی شئے کی ہیئت و ترکیب اور ساخت کے لحاظ سے اپنے اپنے مقام پر صحیح، درست افعال سرانجام دیتے رہنے سے متعلق ہے، اگر اس شئے میں کسی بھی لحاظ سے اور کسی بھی طرح (خواہ ہئیت و ساخت یا افعال میں) خرابی واقع ہوجائے تو اسے درستگی کی طرف گامزن کرنے کے اصول و قواعد کو بیان کرتا ہے۔

جس کا علم تخلیقِ انسان اول (حضرت آدم علیہ السلام) کے ساتھ ہی اس کو عطا کر دیا گیا تھا، مگر انسان کی کثرت تولید و افزائش نسل کے باعث یہ علم ہر شخص کی علمی و ذہنی قابلیت و انداز، استطاعت کے مطابق اگلی نسلوں میں منتقل ہوتا رہا ہے، جیسے جیسے انسان کے علم و شعور و جستجو میں اتار چڑھاؤ بحران واقع ہوتے رہے، ویسے ہی علم و عمل اور شعور و مذہب میں نشیب و فراز اور بحران واقع ہوتے رہے۔

یونانیوں کے فلاسفر و حکماء نے ان قوانینِ صحت کو اپنے دور کی اہلیت کے مطابق خوب سمجھا اور اسکے اصول اور قواعد کو تحریر و تدوین کی صورت میں محفوظ کیا، مختصراً یہ کہ نشیب و فراز میں سے گزرتے ہوئے، یہ علم دورِ اسلامی میں خوب نمو و ارتقاء کی طرف گامزن ہوا۔

قوانینِ فطرت و قوانینِ صحت تو کائنات حیات (کائنات خلق و کائنات اسباب) میں تخلیق ہی سے خالقِ کائنات کی طرف سے جاری وساری و لاگو ہیں، انسان کا کام ان کو تلاش کرنا، سمجھنا اور انکے مطابق عمل کر کے تسخیر کائناتِ حیات کرنا ہے، تو اسلامی دور میں قرآن مجید، کتاب اللہ، فرقانِ حمید و لطیف سے ان قوانینِ فطرت کی ہر پہلو

سے مختلف انداز میں خوب وضاحت کی گئی اور مسلم علماء و فلاسفر، محققین و حکماء نے انسانیت کی تعمیر و ترقی و تجدیدیت و فلاح کیلئے کئی کتب لکھیں اور اپنے عمل و طریقہ سے بھی ثبوت دیئے، مثلاً دور رسالت صلی اللہ علیہ وسلم و خلفاء راشدین رضی اللہ تعالیٰ عنہم، و اسلامی دور حکومت کے علمی و عملی، تعمیری اور فلاح انسانیت کے کارنامے وغیرہ۔

حکیم انقلاب المعالج صابر ملتانی رحمۃ اللہ علیہ نے انہی قوانینِ فطرت اور قانونِ صحت پر اپنے دور تحقیق و تجدید (۱۹۲۵ء تا ۱۹۷۲ء) میں موجود علم و فنِ طب کا ناقدانہ و محققانہ مطالعہ کیا اور موازنہ، استخراج و استنباط بھی کیا، جسکے نتیجہ میں انہوں نے نظریہ مفرد اعضاء (Uni organ Theory) وضع کیا جس کو انہوں نے جوہر اور مادے کے قانونِ تخلیق سے حاصل کیا، یہ بھی قانونِ فطرت ہے، جس میں تخلیقی جوہر امر "کُن" (کلام اللہ مشیئتِ الٰہی غیر مرئی) سے تخلیقی مادہ "فیکون" (اثیر، ہیولیٰ، عناصر اربعہ) سے اجزاء ایٹم، خلیہ پھر موالیدِ ثلاثہ و کائنات، فضاء و خلاء یعنی شمس و قمر، نجوم و کواکب اور افلاک وغیرہ نظام ہائے کائنات و آفاق کو بیان کیا گیا ہے۔

انسان اس کارخانہ کائنات کا جُز ہے، جب جُز (انسان) میں جسمانی و روحانی، نفسیاتی و اخلاقی بگاڑ و خرابی پیدا ہوتی ہے، تو کُل (یعنی کائنات) پر بھی اچھے بُرے اثرات مرتب ہوتے ہیں، اسی طرح جب کائنات یا نظام ہائے کائنات و آفاق (کُل) میں کوئی خرابی یا بگاڑ پیدا ہوتا ہے، تو وہ انسانی صحت (جسمانی، روحانی و اخلاقی و نفسیاتی) پر بھی اثر انداز ہوتا ہے، جس میں انہوں نے ثابت کیا ہے کہ علم و فنِ طبِّ قدیم بالکل صحیح اور قانونِ فطرت کے مطابق ہے،

کیونکہ طبِ قدیم باقاعدہ علم اور سائنس ہے، جس کے اصول و مبادی فطری قوانینِ صحت کے بیان کردہ اصولوں سے منطبق ہیں اور مزید یہ کہ جب تک اسکے اصول و قواعد کو مد نظر رکھ کر علاج کیا جاتا ہے، تو یقینی شفا ہوتی ہے۔

صابر شاہین فاؤنڈیشن بھی انسانیت کو اپنی جسمانی، روحانی، ذہنی، نفسیاتی و اخلاقی صحت کی حفاظت اور بیمار ہونے پر صحت کی بحالی کیلئے انہی فطری قوانین اور صحت کے قوانین و اصول و قواعد سے علمی، عملی ہر طور پر آگاہ کرنے کیلئے وجود و عمل میں لائی گئی ہے، قانونِ صحت کے اصولوں کے تحت ہزاروں لوگ شفاء یاب ہوئے ہیں اور ہو رہے ہیں، قانونِ صحت کے فطری اصولوں کے مطابق ہی تدابیر و علاج کامیاب ہو سکتا ہے، سستا اور ہر انسان کی دسترس میں بھی۔

صابر شاہین فاؤنڈیشن کا مقصد و منشور

❖ فاؤنڈیشن ہذا فروغ طبِ قدیم، یونانی، ایورویدک اور قانون مفرد اعضاء کیلئے خیراتی، غیر سیاسی اور غیر تجارتی ادارہ ہے۔

❖ فاؤنڈیشن ہٰذا کے تحت طبّی تعلیمی ادارہ جات، تحقیقی و تشخیصی مراکز، ڈسپنسریاں/طبّی شفاء خانے اور مستشفیٰ (ہسپتالز) قائم کرنا، جن میں مروجہ سہولیات فراہم کرنا۔

❖ دور جدید کے تقاضوں کے مطابق طبِ قدیم کی تجدید شدہ صورت "قانون مفرد اعضاء" کی ترقی و ترویج اور اس پر تحقیقی مقالہ جات لکھنے والے محققین کی حوصلہ افزائی کرنا۔

❖ ملکی بین الاقوامی سطح پر عامۃ الناس میں" صحت اور غذاء میں تعلق" سے متعلق جانکاری پیدا کرنے اور" علاج بالغذا" کا تعارف علاج بالغذاء کی اہمیت و افادیت واضح کرنا اور ترویج کے لیے سیمینارز کروانا دور افتادہ علاقوں میں طبی کیمپوں کا اہتمام و انعقاد کروانا، طبی اخبارات و رسائل کتب شائع کرنا۔ حادثات، جنگ، سیلاب اور قدرتی آفات کی صورت میں متاثرین کو طبّی امداد کے ساتھ رفاہی خدمات پیش کرنا۔

❖ ہر طرح سے انسانی زندگی اور صحت کی حفاظت کے جملہ مقاصد کی تکمیل کیلئے تدابیر کرنا، عملی جامہ پہنانا، حفظانِ صحت کے اصول وضوابط کی تشہیر کرنا، اپنے مقررہ قواعد کی روشنی میں حکومتی صحت کی پالیسیوں سے متعلق تعاون کرنا بین الاقوامی سطح پر اپنے افکار بابت صحت و غذاء کا پرچار کرنا۔

غذاء کے افعال واثرات اور اہمیت

پس ضروری ہے کہ انسان اپنی غذاء وطعام میں غور و فکر کرے۔
(سورۃ عبس آیت ۲۴)

حلال طیب چیزوں میں سے کھاؤ پیؤ اور اسراف نہ کرو، بلا ضرورت، بلا بھوک وپیاس نہ کھاؤ اور نہ ہی بسیاری خوری کرو۔
(مفہوم آیت ۳۱ سورۃ اعراف ۱)

قابل غور و فکر:

قدرتی غذاؤں اور دواؤں سے علاج کیوں کیمیکل ادویہ سے کیوں نہیں؟

.... کیونکہ.............!!!

کیمیکل، سٹیرائڈز ادویہ جتنی تیزی سے اثرانداز ہوتی ہیں، تکلیف کو رفع یا سکون دیتی ہیں؛ اتنی ہی تیزی سے جسم کے دوسرے اعضاء (بافتوں، انسجہ، ٹشوز) کو متاثر کرتی ہیں، اور یہ کیمیکل، سٹیرائڈز ادویہ صرف وقتی طور پر علامات کو چھپا کر وہاں کے حسی اعصاب کو بلاک (بے حس، سن) کرکے درد، تکلیف، علامات کو دبا دیتی ہیں؛ لیکن مرض اپنی جگہ پر قائم رہتا ہے بلکہ مزید بڑھ کر پیچیدہ اور مشکل العلاج ہو جاتا ہے، اور موقع ملنے پر مرض دوبارہ پہلے سے زیادہ سخت حملہ کرتا ہے، اس لئے کیمیکل ادویہ کی بجائے فطری طریقہ علاج ؛علاج بالغذاء اور قدرتی، نباتی ادویہ، اغذیہ کو طبیعت اور مزاج کے مطابق استعمال کرنے کی طرف توجہ کرنی چاہیے۔

غذاء سے کردار بنتا ہے

❁ غذاء ہی سے خون بنتا ہے اور خون کے اجزاء، ترکیب و ساخت، ماہیت، قوام، کیفیت و مزاج اور انسجہ و ٹشوز بنتے ہیں، اور غذاء سے اعضائے انسانی بنتے بڑھتے وارتقاء پذیر ہوتے ہیں۔

❁ اعضائے بدن کے افعال، صحت، قوت مدافعت (Immunity force) توانائی و حرارت اور انسانی کردار، فکر وادراک سب غذاء سے حاصل ہوتے ہیں.

❁ مختلف طریقوں (حلال و حرام) سے کمائی ہوئی غذاء کھانے سے مختلف قسم (مختلف مزاج، کیفیت، اثرات، خواص وقوام) کا خون بنتا ہے۔

❁ حلال وطیب غذاء کھانے سے پاک وطیب ارواح و خون اور انسجہ (Tissues) پیدا ہوتے ہیں جس کے نتیجہ میں مثبت، تعمیری اور صالح سوچ و فکر اور اخلاقِ حمیدہ پیدا ہوتے ہیں اور انسجہ و اعضاء بھی صحت مند و توانا بنتے اور نشو، ارتقاء پاتے ہیں جس کے نتیجہ میں انسان روحانی جسمانی اور اخلاقی امراض سے محفوظ ہو جاتا ہے۔

❁ حرام وناجائز طریقوں (غصب، دھوکہ دہی وغیرہ) سے حاصل شدہ غذاء کھانے سے سوچ و فکر، اخلاق و کردار، شعور وجذبات بھی منفی اور تخریبی اور خود غرضی والے پیدا ہوتے ہیں، یاد رکھیں!! جسمانی و روحانی، نفسیاتی واخلاقی امراض سے اعضائے جسمانی کے افعال کا دھارا بھی بدل جاتا ہے، جس کی وجہ سے عضوی و جسمانی امراض بھی پیدا ہو جاتے ہیں، یہ ایک اٹل حقیقت ہے کہ: بدن کا وجود اور اس کی طاقت کا دارومدار غذاء پر ہے کیونکہ خون کی تعمیر و تکمیل صرف غذاء سے پُر ہوتی ہے، خون غذاء سے بنتا ہے نہ کہ دواء سے اور خون ہی حرکت وزندگی، شعور وجذبات، شوق ورفع، خیر وشر کی تمیز پیدا کرتا ہے۔

علاج بالغذاء کا مطلب:

کسی مرض کے لاحق ہونے کی صورت میں مزاج کی مناسبت سے طبیعت اور قوت مدبرہ بدن (وائٹل فورس Vital force) کی معاونت کیلئے بدن واعضاء کی ضروریات کو مناسب اور معقول غذاءوماحول وجذبات سے پورا کرنا ہے، کیونکہ: خراب صحت کی بحالی کیلئے غذاء کا اثر 50% فیصد ہوتا ہے اور 25% فیصد ماحول کا اثر ہوتا ہے، اور صرف 25% فیصد ادویہ کا اثر ہوتا ہے،

❁ اسی طرح غذاء کی کمی بیشی یا تبدیلی سے خون میں کیمیاوی تبدیلی ہو کر امراض پیدا ہوتے ہیں، اور اسی مزاج کے مطابق غذاء میں رد و بدل اور کمی بیشی اور ماحول و سوچ میں تبدیلی کر کے امراض کا علاج کیا جا سکتا ہے۔

❁ بچہ دودھ اور غذاء ہی سے جسمانی، روحانی، شعوری، جذباتی، اخلاقی نشو و نما پا کر قوت اور صحت مند جوانی اور بڑھاپے تک پہنچتا ہے۔ غذا سے جسم و صحت، اخلاق و کردار بنتے ہیں۔

غذاء کب اور کیسے کھانی چاہیے

- غذاء شدید بھوک پر کھانی چاہیے، بغیر بھوک کھائی ہوئی غذا خمیر بن جاتی ہے، جس کا تعفن، تزابیت اور زہر جسم پر بوجھ، تبخیر معدہ اور دیگر امراض کا باعث بنتا ہے۔
- بلاضرورت کھائی ہوئی غذاء ضعفِ جسم کا سبب بنتی ہے۔
- غذاء خوب پکی ہوئی، ذائقہ دار، پسندیدہ ہو، اگر طبیعت نے پسند نہ کیا تو غذاء ہضم نہیں ہوگی۔
- جب تھکاوٹ ہو تو غذاء کھانے سے پرہیز کریں۔
- ایک غذاء سے دوسری غذاء کے درمیان وقفہ کم از کم 6 چھ گھنٹے ہو، غذاء کھانے میں وقت کی پابندی نہیں بلکہ حقیقی بھوک پر کھانی چاہیے، چاہے وقفہ زیادہ ہو جائے۔
- اغذیہ پاک، صاف، اور حلال کمائی کی ہوں، ورنہ کسی نہ کسی صورت کے امراض لاحق ہونا لازمی امر ہے
- ان ہدایات پر کھائی ہوئی غذاء خون میں تبدیل ہو کر بدل ما یتحلل، اعضا و جسم کی نشو و نما کا سبب بنتی ہے، جو بیماریوں کے خلاف قوت مدافعت و قوت مدبرہ بدن کی مدد کرتی ہے۔
- غذاء سے اخلاق و کردار، عقل و فہم، شعور و جذبات اور جسمانی صحت و حرارت پیدا ہوتی ہے۔

اگر آپ ان امور سے اتفاق کرتے ہیں، تو! آپ کو اس فاونڈیشن میں شمولیت اختیار کر کے یقین واتحاد سے منظّم طور پر اس تحریک کو آگے بڑھانے کی دعوت ہے۔

صابر شاہین فاؤنڈیشن

خط و کتابت ذیلی آفس

بیت الحکمت مدنی علاج بالغذا علاج بالدوا چوک یتیم خانہ لاہور پاکستان

بالمقابل حمایت اسلام ڈگری کالج برائے خواتین

☎ 042- 37580888 ★ 0300-4213542

بنک اکاؤنٹ MUCB 05220936710035

ICHHRA BRANCH

SABIR SHAHEEN FOUNDATION

0300-4213542 ★ 042- 37580888

Sabirshaheenfoundation@yahoo.com

.facebook./Sabirshaheenfoundation

آپ کے طبّی مسائل اور ان کا حل

اپنے طبّی مسائل لکھتے وقت مریض کے بارے میں درج ذیل معلومات فراہم کریں

۱. نام 2. عمر 3. جائے پیدائش ۴. جائے پرورش 5. پیشہ 6. علامات مریض

7. اب کس جگہ رہائش پذیر ہیں 8. رنگ (گندمی، سفید یا بلیک)

حکماء حضرات اپنے تجربات و مشاہدات کو مفاد عامہ اور خدمت خلق میں ایک قدم اور بڑھاتے ہوئے ماہنامہ شفاء الدھر لاہور کے صفحات کو رونق بخشیں۔

نوٹ: مجربات کی تشریح میں مشینی، خلطی اثرات، خواص وافعال بالاعضاء والاخلاط بیان فرمائیں۔

گذارش! تمام مضمون نگار احباب سے گذارش ہے کہ مضمون لکھتے وقت مندرجہ ذیل باتوں کا خصوصی خیال فرمائیں!

مضمون علمی، تحقیقی اور حقائق پر مبنی ہو ❋ خوشخط تحریر کریں۔ ❋ ورق کی ایک جانب لکھیں

خط و کتابت بنام مدیر مسؤل بیت الحکمت مدنی علاج بالغذا علاج بالدوا چوک یتیم خانہ لاہور پاکستان

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اغراض و مقاصد و ادّعیٰ

صابر شاہین فاؤنڈیشن®

۱۔طب قدیم وقانونِ مفرد اعضاء (فطری قانونِ **صحت**) کی فوقیت طبِ جدید (ڈاکٹری) پر نمایاں طور پر واضح کرنا۔

۲۔ماڈرن سائنس کی روشنی میں مغربی طب (ڈاکٹری) کو ''عملی **طور**'' پر ''غلط طریقہ علاج'' ثابت کرنا۔

۳۔ملکی نباتی ادویات کی خوبیوں کو بیان کرنا اور استعمال کی ترغیب دینا۔مغربی طب کی ادویات کے نقصانات کو ظاہر کرنا۔عوام کو مغربی طریق علاج (ڈاکٹری) کی خرابیوں سے آگاہ کرنا۔

۴۔''یونانی طب کی غلط قیادت'' اور ''بے عمل جماعتوں'' کو ختم کرنا۔

۵۔ملک بھر میں فری شفاخانے اور صحیح طبی تعلیم کیلئے بہترین علمی وفنی طبی درسگاہوں کا قیام عمل میں لانا۔

۶۔''رجسٹریشن'' میں یونانی طب اور اطباء کے وہی حقوق حاصل کرنا جو مغربی طب اور ڈاکٹروں کو حاصل ہیں۔

۷۔یونانی طب کا صحیح علم رکھنے والے اطباء کو ملک بھر میں پھیلانا جو مغربی طب کے غلط اصولوں سے پورے طور پر واقف ہوں۔

۸۔حکومت، والیانِ ریاست وصاحب اختیار واقتدار، وکلاء وججز، رؤسا اور امرأ کو یونانی طب (طب قدیم) سے روشناس کرا کے اُنہیں اس فن کی سرپرستی، امداد اور ہمدردی پر آمادہ کرنا۔

۹۔طب قدیم کے اصولوں اور فطری قوانین کے تحت اس میں ضرورت کے مطابق اصلاح اور تجدید کرنا۔

نوٹ: یہ سمجھنا قطعاً غلط ہے کہ مغربی طب (ڈاکٹری) طب یونانی کی ترقی یافتہ صورت ہے البتہ ڈاکٹری اب تک یونانی طب سے ضرور مستفید ہورہی ہے۔فطرت اپنا آپ منوالیتی ہے خواہ دیر آید۔

ایسا خیال بھی درست نہیں کہ دونوں طریق علاج ایک ہی قانون کے تحت کام کرتے ہیں اور دونوں کو اکٹھا کیا جاسکتا ہے۔ایسا خیال کرنے والے دونوں طریق علاج سے ناواقف ہیں

یہ تصور بالکل بے بنیاد ہے کہ یونانی طب میں ''قدیم'' کا لفظ صرف زمانی امتیاز اور فضیلت کیلئے استعمال ہوتا ہے۔جہاں تک اس کے قوانین اور افادیت کا تعلق ہے وہ آج بھی قانونِ فطرت کے مطابق ہیں۔

یہ خیال بھی بالکل بے اصل ہے کہ یونانی طب کے قوانین، تشخیص، خواص الادویہ اور طریق علاج وغیرہ میں مغربی طب کے ذریعہ اصلاح اور تجدید کی جاسکتی ہے۔

1. ماہنامہ "شفاءُ الدّھر" صابر شاہین فاؤنڈیشن کے زیرِ انتظام واہتمام چھپنے والا خالص طبی تحقیقی، تخلیقی اور علمی وفنی جریدہ ہے جس میں طب قدیم کی حقانیت، تحقیق، تدقیق اور فصاحت وبلاغت بیان کی جاتی ہے۔
2. اس میں اصولِ طب بسلسلہ قیامِ صحت وتدارکِ مرض، واضح وبیان کیے جاتے ہیں۔
3. اس میں علاج بالغذا کے علمی دلائل، اخلاط اور اعضائے بدن کے مزاج، افعال، نفسیات اور انکی ضرورت کے ساتھ ربط وتطبیق دے کر بیان کیے جاتے ہیں۔ اور دلائل کے ثبوت کیلئے عملی طور پر مزاج کے مطابق اور بدن واعضائے بدن کی بر موقع ضرورت کے مطابق غذا کھلا کر حصولِ صحت وقیام صحت کے مشاہدات وتجربات اور پھر انکی حقانیت واضح وبیان کی جاتی ہے۔
4. شفاءُ الدّھر میں بدن اور اعضائے بدن کی "طبعی ونارمل Healthy" اور "مرضی Diseasic" کیفیات وتحریکات وافعال اور شافی تدابیر بیان کی جاتی ہیں۔
5. ماہنامہ "شفاءُ الدّھر" فطرت کی پیروی ومعاونت میں علاج بالغذا کا داعی ہے۔

نوٹ: ماہنامہ "شفاءُ الدّھر" آزادانہ طبی بحث وتمحیص اور تحقیق وتنقید کا حامی ہے۔
لیکن ادارہ کا مضمون نگار حضرات اور ناقدین صاحبان سے کلی اتفاق ضروری نہیں۔

زیرِ انتظام واہتمام
صابر شاہین فاؤنڈیشن ®

ماہنامہ شفاءُ الدّھر لاہور
علاج بالغذا علاج بالدوا
مدنی بیت الحکمت
چوک تسنیم خانہ لاہور پاکستان
بالمقابل حمایت اسلام ڈگری کالج خواتین
042 - 37580888